دَانِيَةُ الْقُطُوْفِ فِي أَحْكَامِ الصُّفُوْفِ

المعروف بہ

# صف بندی کے احکام ومسائل

علامہ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com



” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



# فہرس


| صفحہ نمبر | عناوین | نمبر شمار |
|---|---|---|
| 3 | فہرست | 1 |
| 6 | عرض مؤلف | 2 |
| 7 | صف بندی، ضرورت واہمیت | 3 |
| 28 | ☆ فائدہ | |
| 30 | صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صف بندی | 4 |
| 32 | ☆ فائدہ | |
| 33 | صف اول کی فضیلت | 5 |
| 37 | ☆ تنبیہات | |
| 39 | صف کے آداب | 6 |
| 39 | مردوں اور عورتوں کی بہتر صفیں | 7 |
| 40 | عورتوں کی صف کہاں ہو؟ | 8 |
| 40 | امام کہاں کھڑا ہو؟ | 9 |
| 41 | ☆ تنبیہ | |
| 41 | امام کے پیچھے کون کھڑے ہوں؟ | 10 |
| 43 | صف کے پیچھے اکیلے مرد کی نماز | 11 |
| 46 | ☆ اکیلے آدمی کی نماز کے جواز پر کچھ دلائل اور ان پر تبصرہ | |


” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com




| | | |
|---|---|---|
| 12 | صحابہ وتابعین سے منسوب غیر ثابت اقوال | 51 |
| 13 | اگر پہلی صف مکمل ہو، تو؟ | 53 |
| 14 | صف کے پیچھے اکیلا آنے والا کیا کرے؟ | 53 |
| | صف بندی کے متفرق مسائل | 55 |
| 15 | ستونوں کے درمیان صف | 55 |
| | ☆ الحاصل | 57 |
| 16 | بالائی منزل اور تہ بالا میں نماز | 57 |
| | ☆ ۵ علمی فوائد | 60 |
| | ☆ تنبیہ | 62 |
| 17 | صف مکمل ہو، تو امام کے ساتھ کھڑے ہونا | 62 |
| 18 | کرسی پر نماز | 64 |
| 19 | نماز میں بے وضو ہو جائے، تو؟ | 64 |
| 20 | دو آدمیوں کی جماعت | 66 |
| 21 | دو مردوں کی جماعت میں تیسرے مرد کی شمولیت | 71 |
| 22 | محاذات کا مسئلہ | 72 |
| | ☆ فائدہ | 76 |
| 23 | عورت بطور امام صف کے درمیان | 77 |
| 24 | اکیلی عورت صف ہے | 77 |
| | ☆ تنبیہ | 78 |
| 25 | ایک مرد اور ایک عورت کی نماز | 80 |


” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com




| | | |
|---|---|---|
| 26 | ایک مرد، ایک بچے اور ایک عورت کی صف | 82 |
| | ☆ نوٹ | 82 |
| 27 | مرد کی اقتدا میں صرف عورتوں کی نماز | 83 |
| 28 | تین مردوں کی جماعت | 84 |
| | ☆ تنبیہ | 85 |
| 29 | مقتدی کب کھڑے ہوں؟ | 86 |
| 30 | نماز جنازہ کی صفیں | 88 |
| | ☆ فائدہ | 90 |
| 31 | جنازہ میں صرف دو مرد ہوں، تو؟ | 90 |
| 32 | حالت قیام میں چار انگلیوں کا فاصلہ | 91 |
| | ☆ الحاصل | 91 |


" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# عرض مؤلف

صف بندی کی اہمیت اور ضرورت احادیث صحیحہ اور آثار صحابہ سے واضح ہے۔ یہ اہل حدیث کا امتیازی مسئلہ ہے۔ ائمہ مساجد کی ذمہ داری ہے کہ سختی کے ساتھ اس پر عمل کروائیں، دروس اور خطبات میں اس پر توجہ دلائیں۔

حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ (۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا تَسْوِيَةُ الصُّفُوفِ فِي الصَّلَاةِ فَالْآثَارُ فِيهَا مُتَوَاتِرَةٌ مِنْ طُرُقٍ شَتّٰى صِحَاحٍ، كُلُّهُ ثَابِتَةٌ فِي أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ وَعَمَلِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ بِذٰلِكَ بَعْدَهٗ، وَهٰذَا مَا لَا خِلَافَ فِيمَا بَيْنَ الْعُلَمَاءِ فِيهِ.

''نماز میں صف بندی کے متعلق کئی سندوں سے متواتر صحیح احادیث وارد ہوئی ہیں، جن میں یہ ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صف بندی کا حکم دیا اور خلفائے راشدین نے بھی اس پر عمل کیا، نیز اس میں اہل علم کا کوئی اختلاف نہیں۔''

(الاستذکار: 288/2)

اس مجموعہ کا نام دَانِيَةُ الْقُطُوْفِ فِي أَحْكَامِ الصُّفُوْفِ تجویز کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کاوش کو قبول فرمائے اور اسے مسلمانوں کے لیے نافع بنائے، آمین!

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

0300-5482125

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



# صف بندی؛ ضرورت واہمیت

نماز کے لیے صفوں کو درست کرنا، ان کے درمیان فاصلہ کم رکھنا، صف میں کندھوں کو برابر رکھنا، ٹخنے سے ٹخنا ملانا اور پاؤں کے ساتھ پاؤں ملانا واجب ہے۔ صحابہ کرام اور ائمہ سلف ہمیشہ اس کے عامل رہے ہیں۔ احادیث رسول ﷺ میں صف بندی کے احکام بڑی تاکید سے بیان ہوئے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

① سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَلَا تَصُفُّونَ كَمَا تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟»، فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَكَيْفَ تَصُفُّ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا؟، قَالَ : «يُتِمُّونَ الصُّفُوفَ الْأُوَلَ، وَيَتَرَاصُّونَ فِي الصَّفِّ».

’’آپ اس طرح صف بندی کیوں نہیں کرتے، جس طرح فرشتے اپنے رب کے حضور صف بستہ ہوتے ہیں؟ عرض کیا: اللہ کے رسول! فرشتے کیسے صف بناتے ہیں؟ فرمایا: پہلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں ایک دوسرے سے یوں مل کر کھڑے ہوتے ہیں کہ درمیان میں کوئی فاصلہ باقی نہیں رہتا۔‘‘

(صحیح مسلم: 430)

② سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ، وَيَقُولُ : «اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا، فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ»، --- قَالَ أَبُو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



مَسْعُودٍ : فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ أَشَدُّ اخْتِلَافًا .

”رسول اللہ ﷺ نماز میں ہمارے کندھوں کو اپنے دست مبارک سے برابر کرتے اور فرماتے : سیدھے ہو جایئے، ٹیڑھے نہ ہوں، ورنہ دل ٹیڑھے ہو جائیں گے ۔۔۔ابومسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آج آپ سخت اختلاف کا شکار ہو۔“

(صحيح مسلم : 432)

معلوم ہوا کہ صفیں ٹیڑھی ہوں تو دل بھی ٹیڑھے ہو جاتے ہیں، مودّت و محبت ختم ہو جاتی ہے، دشمنی اور عداوت گھر کر جاتی ہے، دلوں کو بغض، حسد اور عناد جیسی مہلک بیماریاں گھیر لیتی ہیں، بھائی بھائی کا دشمن بن جاتا ہے، دوستی رنجشوں میں بدل جاتی ہے، دلوں میں ایسی پھوٹ پڑتی ہے کہ ایک دوسرے کا چہرہ دیکھنا گوارا نہیں ہوتا۔ آج بھی اختلاف و انتشار کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ حدیث کو فیصل وحاکم مان کر اس پر عمل نہیں کیا جاتا۔ ائمہ مساجد اپنی ذمہ داری سے غافل ہیں، صفوں کی درستی پر توجہ نہیں دیتے۔ ایسوں کو اللہ تعالیٰ روز قیامت ضرور پوچھے گا۔ ائمہ کو اس وقت تک نماز شروع نہیں کرنی چاہیے، جب تک صفیں درست نہ ہو جائیں۔

③ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّلُ الصَّفَّ مِنْ نَّاحِيَةٍ إِلٰى نَاحِيَةٍ، يَمْسَحُ صُدُورَنَا وَمَنَاكِبَنَا، وَيَقُولُ : «لَا تَخْتَلِفُوا، فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ» .

”رسول اللہ ﷺ صف میں داخل ہو کر ایک جانب سے دوسری جانب تک جاتے۔ سینوں اور کندھوں کو ہاتھوں سے درست کرتے اور فرماتے : ٹیڑھے نہ ہوا کریں، ورنہ دل ٹیڑھ پن کا شکار ہو جائیں گے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



(مسند الإمام أحمد : 285/4؛ سنن أبي داوٗد : 664؛ سنن النّسائي : 812؛ سنن ابن ماجه : 997 متختصرًا، وسندهٗ صحیحٌ)

**اس حدیث کو امام ابن جارود (۳۱۶)، امام ابن خزیمہ(۱۵۵۶) اور امام ابن حبان (۲۱۶۱) رحمہم اللہ نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔**

**امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۳۱۱ھ) اس حدیث پر تبویب فرماتے ہیں :**

بَابُ التَّغْلِیظِ فِي تَرْكِ تَسْوِیَةِ الصُّفُوفِ، تَخَوُّفًا لِّمُخَالَفَةِ الرَّبِّ عَزَّ وَجَلَّ بَیْنَ الْقُلُوبِ .

''صفوں کی درستی میں سستی کے بارے میں سخت وعید، ڈرنا چاہئے کہ اللہ دلوں میں دوری نہ ڈال دے۔''

(صحیح ابن خُزَیمة : 24/3)

**④ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں :**

کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسَوِّي صُفُوفَنَا حَتّٰی کَأَنَّمَا یُسَوِّي بِهَا الْقِدَاحَ، حَتّٰی رَاٰی أَنَّا قَدْ عَقَلْنَا عَنْهُ، ثُمَّ خَرَجَ یَوْمًا، فَقَامَ حَتّٰی کَادَ یُکَبِّرُ، فَرَاٰی رَجُلًا بَادِیًا صَدْرُهٗ مِنَ الصَّفِّ، فَقَالَ : عِبَادَ اللّٰهِ، لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَکُمْ أَوْ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَیْنَ وُجُوهِکُمْ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفیں اس طرح سیدھی کرتے کہ گویا تیروں کو سیدھا کرتے ہوں، تا آنکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے محسوس کر لیا کہ ہم یہ بات سمجھ چکے ہیں۔ ایک دن تشریف لائے اور تکبیر تحریمہ کہنے ہی والے تھے۔ آپ کی نظر ایک شخص پر پڑی، جو سینہ صف سے باہر نکالے ہوئے تھا۔ فرمایا : اللہ کے بندو! صفوں کو

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



درست کرلو، ورنہ اللہ تعالیٰ آپ میں نفرت اور پھوٹ پیدا کر دے گا۔“

(صحيح مسلم : 436)

صفوں کا سیدھا کرنا نہایت ضروری ہے، صفیں کج اور ٹیڑھی نہ ہوں، صفوں کا ٹیڑھا پن باہمی پھوٹ، اختلاف قلوب اور باطنی کدورت کا ضروری سبب ہے۔ جب تک صف درست نہ ہو، نماز شروع نہیں کرنی چاہیے۔

⑤ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ، أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ» .

”صفوں کو سیدھا کرلو، ورنہ اللہ آپ کے منہ ایک دوسرے سے پھیر دے گا۔“

(صحيح البخاري : 717، صحيح مسلم : 436)

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا وَعِيدٌ شَدِيدٌ، وَالْوَعِيدُ لَا يَكُونُ إِلَّا فِي كَبِيرَةٍ مِّنَ الْكَبَائِرِ .

”یہ سخت وعید ہے اور وعید ہمیشہ کسی کبیرہ گناہ کے بارے ہوتی ہے۔“

(المُحلّٰى : 55/2، مسئلة : 415)

⑥ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا صَلَّيْتُمْ؛ فَأَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ» .

”جب آپ نماز ادا کریں، تو صفوں کو درست کرلیا کریں۔“

(صحيح مسلم : 404)

⑦ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رُصُّوا الصُّفُوفَ، لَا يَتَخَلَّلُكُمْ مِّثْلُ أَوْلَادِ الْحَذَفِ»، قِيلَ : يَا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَا أَوْلَادُ الْحَذَفِ؟ قَالَ : «غَنَمٌ سُودٌ صِغَارٌ، يَكُونُ بِالْيَمَنِ» .

''صفوں کو اس طرح ملایا کریں کہ درمیان سے ''حذف'' کے بچے جتنی چیز بھی نہ گزر سکے۔ پوچھا گیا کہ ''حذف'' کیا ہے؟ فرمایا: یمن میں پائی جانے والی چھوٹی سی بکری۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 351/1؛ مسند السّراج : 758؛ المستدرك على الصّحيحَين للحاكم : 217/3، وسندهٗ صحيحٌ)

امام حاکم رحمہ اللہ نے اس حدیث کو بخاری و مسلم رحمہما اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے۔

⑧ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں :

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّي يَعْنِي صُفُوفَنَا إِذَا قُمْنَا لِلصَّلَاةِ، فَإِذَا اسْتَوَيْنَا كَبَّرَ ...... .

''ہم نماز کے لیے کھڑے ہوتے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری صفوں کو سیدھا کرتے۔ ہم سیدھے ہو جاتے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے لیے تکبیر کہتے۔''

(سنن أبي داوٗد : 665؛ صحيح أبي عوانة : 1380، وسندهٗ حسنٌ)

حافظ نووی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

(خُلاصة الأحكام : 2470)

⑨ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَقِيمُوا الصَّفَّ فِي الصَّلَاةِ، فَإِنَّ إِقَامَةَ الصَّفِّ مِنْ حُسْنِ الصَّلَاةِ» .

''صفیں قائم رکھیں، یہ نماز کا حسن ہے۔''

(صحيح البخاري : 722؛ صحيح مسلم : 435)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



⑩ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«سَوُّوا صُفُوفَكُمْ، فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصَّفِّ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ».

''صفیں درست کریں، کیونکہ صفوں کی درستی نماز کا قائم کرنا ہے۔''

(صحيح البخاري: 723؛ صحيح مسلم: 433)

صف کا برابر اور سیدھا کرنا نماز قائم کرنے میں داخل ہے، صفوں کا ٹیڑھا ہونا نماز میں نقصان کا باعث ہے۔

⑪ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَحْسِنُوا إِقَامَةَ الصُّفُوفِ فِي الصَّلَاةِ».

''صفیں اچھی طرح درست کیا کریں۔''

(مسند الإمام أحمد: 485/2، وسندهٗ صحيحٌ)

امام ابن حبان رحمہ اللہ (۲۱۷۹) نے اس حدیث کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

⑫ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: «أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَاءِ ظَهْرِي».

''اقامت کہی جا چکی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رُخِ انور ہماری طرف پھیرا اور فرمایا: صفیں مکمل کر کے خوب مل کر کھڑے ہوں۔ میں آپ کو پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔'' (صحيح البخاري: 719)

⑬ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



«أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَاءِ ظَهْرِي»، وَكَانَ أَحَدُنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهٗ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ، وَقَدَمَهٗ بِقَدَمِهٖ.

''صفیں سیدھی کریں، (دوران نماز) میں آپ کو اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ پھر ہم اپنے ساتھی کے کندھے سے کندھا اور پاؤں سے پاؤں چپکانے لگے۔''

(صحيح البخاري: 725)

**انگلی سے انگلی ملانے پر اکتفا کرنا درست نہیں، بلکہ پاؤں سے پاؤں ملانا چاہئے۔**

علامہ عبید اللہ رحمانی مبارک پوری رحمہ اللہ (م: 1414ھ) فرماتے ہیں:

كُلُّ ذٰلِكَ يَدُلُّ دَلَالَةً وَّاضِحَةً عَلٰى أَنَّ الْمُرَادَ بِإِقَامَةِ الصَّفِّ وَتَسْوِيَتِهٖ؛ إِنَّمَا هُوَ اعْتِدَالُ الْقَائِمِينَ عَلٰى سَمْتٍ وَّاحِدٍ، وَسَدُّ الْخَلَلِ وَالْفُرُجِ فِي الصَّفِّ بِإِلْزَاقِ الْمَنْكِبِ بِالْمَنْكِبِ وَالْقَدَمِ بِالْقَدَمِ، وَعَلٰى أَنَّ الصَّحَابَةَ فِي زَمَنِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا يَفْعَلُونَ ذٰلِكَ، وَأَنَّ الْعَمَلَ بِرَصِّ الصَّفِّ وَإِلْزَاقِ الْقَدَمِ بِالْقَدَمِ وَسَدِّ الْخَلَلِ كَانَ فِي الصَّدْرِ الْأَوَّلِ مِنَ الصَّحَابَةِ وَتَبَعِهِمْ، ثُمَّ تَهَاوَنَ النَّاسُ بِهٖ.

''یہ تمام الفاظ واضح طور پر بتاتے ہیں کہ صفوں کی درستی سے مراد نمازیوں کا ایک سیدھ میں کھڑا ہونا، کندھے سے کندھا اور پاؤں سے پاؤں ملا کر خالی جگہ پُر کرنا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ کے عہد میں صحابہ ایسا کرتے تھے اور صف کو اچھی طرح ملانے اور پاؤں سے پاؤں چمٹانے کا عمل اسلام کے صدرِ اول، یعنی صحابہ و تابعین میں موجود تھا، ہاں! بعد میں لوگ سستی اور کاہلی کا شکار ہو گئے۔''

(مِرعاة المَفاتيح: 5/4)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



علامہ انور شاہ کشمیری صاحب (۱۳۵۳ھ) کہتے ہیں:

اَلْمُرَادُ بِإِلْزَاقِ الْمَنْكِبِ بِالْمَنْكِبِ عِنْدَ الْفُقَهَاءِ الْأَرْبَعَةِ أَنْ لَّا يَتْرُكَ فِي الْبَيْنِ فُرْجَةً تَسَعُ فِيهَا ثَالِثًا ......، وَلَمْ أَجِدْ عِنْدَ السَّلَفِ فَرْقًا بَيْنَ حَالِ الْجَمَاعَةِ وَالِانْفِرَادِ فِي حَقِّ الْفَصْلِ بِأَنْ كَانُوا يَفْصِلُونَ بَيْنَ قَدَمَيْهِمْ فِي الْجَمَاعَةِ أَزْيَدَ مِنْ حَالِ الِانْفِرَادِ، وَهٰذِهِ الْمَسْأَلَةُ أَوْجَدَهَا غَيْرُ الْمُقَلِّدِينَ فَقَطْ، وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ إِلَّا لَفْظُ الْإِلْزَاقِ، وَلَيْتَ شَعْرِي، مَاذَا يَفْهَمُونَ مِنْ قَوْلِهِمْ: اَلْبَاءُ لِلِالْتِصَاقِ، ثُمَّ يُمَثِّلُونَهُ: مَرَرْتُ بِزَيْدٍ، فَهَلْ كَانَ مُرُورُهُ بِهِ مُتَّصِلًا بَعْضُهُ بِبَعْضٍ أَمْ كَيْفَ مَعْنَاهُ؟ ......، وَفِي مَسَائِلِ التَّعَامُلِ لَا يُؤْخَذُ بِالْأَلْفَاظِ ...... لَمَّا لَمْ نَجِدِ الصَّحَابَةَ وَالتَّابِعِينَ يُفَرِّقُونَ فِي قِيَامِهِمْ بَيْنَ الْجَمَاعَةِ وَالِانْفِرَادِ؛ عَلِمْنَا أَنَّهُ لَمْ يُرِدْ بِقَوْلِهِ إِلْزَاقِ الْمَنْكِبِ إِلَّا التَّرَاصَّ وَتَرْكَ الْفُرْجَةِ، ثُمَّ فَكِّرْ فِي نَفْسِكَ وَلَا تَعْجَلْ أَنَّهُ هَلْ يُمْكِنُ إِلْزَاقُ الْمَنْكِبِ مَعَ إِلْزَاقِ الْقَدَمِ إِلَّا بَعْدَ مُمَارَسَةٍ شَاقَّةٍ، وَلَا يُمْكِنُ بَعْدَهُ أَيْضًا، فَهُوَ إِذَنْ مِنْ مُخْتَرَعَاتِهِمْ، لَا أَثَرَ لَهُ فِي السَّلَفِ.

”فقہائے اربعہ کے نزدیک کندھے سے کندھا ملانے کا مطلب یہ ہے کہ دو نمازیوں کے درمیان تیسرے کی جگہ نہ چھوڑی جائے، باجماعت اور اکیلے نماز میں پاؤں کے درمیانی فاصلے کا فرق مجھے سلف سے نہیں ملا، سلف صالحین باجماعت نماز کی صورت میں اپنے پاؤں کا درمیانی فاصلہ انفرادی نماز سے زیادہ نہیں رکھتے تھے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



یہ مسئلہ غیر مقلدین (اہل حدیث) کی ذاتی اختراع ہے۔ اس سلسلہ میں ان کے پاس صرف لفظ الزاق (جو کہ احادیث میں وارد ہوا ہے اور اس کا معنی ایک نمازی کا دوسرے نمازی سے پاؤں اور کندھا چمٹانا) ہے۔ نہیں معلوم کہ غیر مقلدین یہ کہہ کر کیا مراد لیتے ہیں کہ باء الصاق ''ملاپ کے معنی'' کے لیے ہوتی ہے۔ پھر وہ الصاق کی مثال یہ دیتے ہیں کہ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ ''میں زید کے پاس سے گزرا''۔ کیا ان کا گزر اس طرح ہوا کہ ان میں سے ایک دوسرے کے ساتھ مل گیا یا کیا معنی ہوگا؟ تعامل والے مسائل میں الفاظ کو اختیار نہیں کیا جاتا۔ جب ہم نے صحابہ وتابعین کا جماعت میں قیام انفرادی قیام سے الگ نوعیت کا نہیں پایا، تو معلوم ہوا کہ نبی اکرم ﷺ نے لفظ الزاق بول کر صرف صف کو اچھی طرح ملانا اور خالی جگہ کو پُر کرنا مراد لیا ہے۔ پھر آپ دل میں غور کریں کہ کندھے سے کندھا ملانا بغیر سخت مشقت کے ممکن نہیں، بل کہ مشقت کے بعد بھی ممکن نہیں۔ لہٰذا یہ غیر مقلدین کی گھڑنتل ہے۔ سلف میں اس کی مثال نہیں ملتی۔''

(فيض الباري : 302/2)

کشمیری صاحب کی عبارت سے چند باتیں سمجھ آتی ہیں :

① فقہائے اربعہ کے نزدیک کندھے سے کندھا ملانے کا مطلب حقیقی طور پر کندھے سے کندھا ملانا نہیں، بلکہ دو نمازیوں کا باہم قریب ہو کر کھڑا ہونا ہے۔ البتہ وہ آپس میں اتنا فاصلہ چھوڑ سکتے ہیں کہ کوئی تیسرا شخص درمیان میں کھڑا نہ ہو سکے۔

اختلاف پر معذرت، لیکن یہ بات کسی امام سے ثابت نہیں۔

② سلف میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں، جو جماعت میں پاؤں کا فاصلہ انفرادی نماز سے زیادہ رکھتا ہو، ایسا صرف غیر مقلدین کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بجا کہ کوئی غیر مقلد قسم کی مخلوق ہوگی، جو پاؤں کا فاصلہ انفرادی نماز سے زیادہ رکھتی ہو گی، لیکن اگر اس سے مراد اہل حدیث ہیں، تو یہ کشمیری صاحب کی غلط فہمی ہے، اہل حدیث انفرادی اور باجماعت دونوں حالتوں میں کندھوں کے حساب سے پاؤں کھولنے کے قائل ہیں اور اسی طرح صف درست ہوتی ہے۔

③ اہل حدیث کے پاس صرف لفظ الزاق ہی ہے، جسے وہ کندھے سے کندھا اور پاؤں سے پاؤں ملانے پر پیش کرتے ہیں۔

جبکہ الزاق کے ساتھ ساتھ تَرَاصُّوا ''باہم چپک جاؤ'' اور سُدُّوا الْخَلَلَ ''خالی جگہیں پُر کرو'' وغیرہ کے الفاظ اسی معنی پر واضح ہیں، جو علمائے اہل حدیث کرتے ہیں۔

④ کندھے سے کندھا ملانے والی حدیث میں باء الصاق ''ملاپ'' کے لیے ہے، جس کی مثال مَرَرْتُ بِزَيْدٍ ''میں زید کے پاس سے گزرا'' ہے۔ کیا کوئی کسی کے پاس سے گزرتا ہے تو ان کا جسم بھی باہم ملتا ہے؟

مَرَرْتُ بِزَيْدٍ ''میں زید کے پاس سے گزرا'' یہ تو الصاق مجازی کی مثال ہے، الصاق حقیقی کی مثال اہل لغت نے یوں ذکر کی ہے۔ بِهٖ دَاءٌ ''اسے بیماری لگی ہے''۔ کیا بیماری جسم سے چمٹی نہیں ہوتی؟ حدیث میں پاؤں سے پاؤں اور کندھے سے کندھا ملانے کے ذکر میں جو باء الصاق ہے، وہ الصاقِ حقیقی کے لئے ہے۔

⑤ صف بندی پر امت کا تعامل ہے اور وہ صرف افراد کے باہمی ایک سمت میں کھڑے ہونے پر ہے، لہٰذا حدیث کے الفاظ کی بجائے تعامل ہی معتبر ہے۔

صحابہ وتابعین کا عمل تو صحیح احادیث کی روشنی میں یہی تھا کہ وہ باہم پاؤں کے ساتھ پاؤں اور کندھے سے کندھا اچھی طرح ملاتے تھے۔ ہر دور میں اہل حق اس پر عمل کرتے آئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہیں۔ اہل حدیث کی مساجد میں آج بھی یہ سنت زندہ ہے۔ والحمدللہ!

⑥ کندھے سے کندھا حقیقی طور پر ملانا انتہائی مشقت طلب، بل کہ ناممکن ہے۔ یہ غیر مقلدین کی گھڑنت ہے۔

تجربہ شاہد ہے کہ اس میں کوئی مشقت نہیں، بل کہ آسانی ہے، آپ کسی بھی اہل حدیث مسجد میں جا کر مشاہدہ کر سکتے ہیں۔

علامہ، عبیداللہ رحمانی مبارکپوری رحمہ اللہ (م: 1414ھ) فرماتے ہیں:

''یہاں الزاق کو مجازی معنی پر محمول کرنا محتاجِ قرینہ ہے۔ الزاق کی یہ تفسیر کرنا کہ دو نمازیوں کے درمیان تیسرے آدمی کی جگہ نہ چھوڑی ہو، اس پر کوئی شرعی و عقلی دلیل نہیں۔ یہاں اس معنی پر محمول کرنے کے لیے ادنیٰ سا قرینہ اور کوئی کمزور ترین شائبہ بھی موجود نہیں۔ ایک صاحب نے سنت کو بدعت بنا دیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ باہم خالی جگہ چھوڑنا، آپس میں نہ ملنا اور الزاق پر عمل نہ کرنا سنت ہے۔ پھر اسی پر بس نہیں کی، بل کہ اس قدر جری ہیں کہ اپنی خانہ ساز بات ائمہ اربعہ کے حوالے سے بیان کر دی۔ میں کہتا ہوں کہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام کے عمل سے کون سی دلیل ہے، جو انفرادی اور جماعت کی حالت میں نمازی کے دونوں پاؤں کے درمیان چار انگلیوں یا ایک بالشت برابر فاصلے کی حد بندی کرتی ہے؟ حق تو یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت ونرمی کرتے ہوئے نمازی کے پاؤں کے مابین فاصلے کو معین نہیں کیا، کیوں کہ یہ فاصلہ نمازی کی حالت کے مطابق بدلتا رہتا ہے، جیسا کہ کوئی نمازی پتلا، کوئی موٹا، کوئی مضبوط اور کوئی کمزور ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ نمازی اپنے پاؤں کو جماعت میں اتنا کھولے گا کہ اس کے لیے بغیر تکلف ومشقت کے خالی جگہ کو ختم کرنا اور ساتھ والے کے کندھے سے کندھا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



پاؤں سے پاؤں ملانا ممکن ہو۔ پھر ہمارے پاس صرف الزاق کا لفظ ہی نہیں، بل کہ 'تراص'، 'سدخلل' اور شیطان کے لیے خالی جگہ چھوڑنے سے ممانعت جیسے الفاظِ نبوی بھی ہیں، جن میں سے ہر ایک الزاق کو حقیقی معنی پر محمول کرنے کی تاکید کرتا ہے۔ اگر صرف لفظ الزاق ہی ہوتا، تو پھر بھی کیا ہو جانا تھا؟ کیوں کہ خود (کشمیری صاحب) نے اپنی عبارت کے اختتام پر اس کا اعتراف کر لیا ہے کہ الزاق سے مراد باہم اچھی طرح مل جانا اور خالی جگہ نہ چھوڑنا ہے۔ یہی تو ہم کہتے ہیں۔ باہم اچھی طرح ملنا اور خالی جگہ چھوڑنے سے بچنا تب ہی ممکن ہے، جب آدمی اپنے کندھے کو ساتھ والے نمازی کے کندھے سے اور پاؤں کو اس کے پاؤں سے حقیقی طور پر ملا لے۔ نہ جانے (کشمیری صاحب) الصاقِ حقیقی کی اس مثال کے بارے میں کیا کہیں گے کہ عرب کہتے ہیں: بِهٖ دَاءٌ ''اسے بیماری چمٹی ہے۔''، پھر وہ نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے بارے میں کیا کہیں گے: ''جب کوئی اپنے ختنہ کو مقامِ ختنہ کے ساتھ ملائے، تو اس پر غسل واجب ہو جائے گا۔'' (کیا یہاں بھی الزاق کا مجازی معنی مراد لیا جائے گا؟) صحیح ومحکم حدیث تعامل کے صحیح یا غلط ہونے کا فیصلہ کرتی ہے، نہ یہ کہ تعامل، حدیث کے قابل عمل یا ناقابل عمل ہونے کا فیصلہ کرتا ہے۔ اس سلسلے میں ہمارے نزدیک اہل مدینہ کے یا دیگر بلادِ اسلامیہ کے لوگوں کے عمل میں کوئی فرق نہیں۔ باوجود اس کے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں صحابہ کرام کا عمل، خلفائے راشدین کا عمل اور آپ ﷺ کے بعد تمام صحابہ وتابعین کا عمل باہم مل کر کھڑے ہونے اور درمیان میں خالی جگہ بالکل نہ چھوڑنے ہی پر تھا۔ صدر اول، یعنی صحابہ وتابعین کے مقابلے میں بعد والوں کا عمل ناقابل اعتبار ہے۔ مزید یہ کہ کندھے سے کندھا اور پاؤں سے پاؤں ملانے میں ادنیٰ سی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مشقت بھی نہیں ہوتی۔ ہم حدیث پر عمل کرتے ہوئے اور سنت کے اتباع میں بغیر کسی تکلف ومشقت کے ایسا کرتے ہیں۔ ہم جماعت میں اپنے پاؤں کا درمیانی فاصلہ انفرادی حالت سے زیادہ بھی نہیں رکھتے، لیکن اس سنت پر عمل کرنا صرف انھی لوگوں کے لیے آسان ہے، جو سنت اور صاحب سنت سے محبت رکھتے ہیں اور سنت پر عمل چھوڑنے کے لئے حیلے بہانے نہیں تراشتے۔ رہا مقلد، جس کی بصیرت جواب دے گئی ہے، تو اس کے لیے ہر سنت بوجھ ہے، سوائے اس کے، جو اس کی خواہش کے مطابق ہو۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے اور انہیں صحیح ثابت احادیث پر عمل کرنے اور تاویل وتحریف کو ترک کرنے کی توفیق بخشے۔"

(مِرعاة المَفاتيح : 6/4)

⑭ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اِسْتَوُوا، تَرَاصُّوا» .

"سیدھے ہو جائیے، باہم مل جائیے۔"

(مسند الإمام أحمد : 286/3، وسندهٗ صحيحٌ)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نماز کی اقامت کہی گئی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا رخ انور ہماری طرف پھیرا، تو فرمایا:

أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ، وَتَرَاصُّوا، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي .

"صفیں درست کرلیں، باہم مل کر کھڑے ہوں، میں آپ کو (حالت نماز میں) اپنی پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔"

(صحيح البخاري : 719)

⑮ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



«اِعْتَدِلُوا فِي صُفُوفِكُمْ وَتَرَاصُّوا، فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِّنْ وَّرَاءِ ظَهْرِي»، قَالَ أَنَسٌ : لَقَدْ رَأَيْتُ أَحَدَنَا يُلْزِقُ مَنْكِبَهٗ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ وَقَدَمَهٗ بِقَدَمِهٖ، وَلَوْ ذَهَبْتَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ لَتَرٰى أَحَدَهُمْ كَأَنَّهٗ بَغْلٌ شَمُوسٌ.

''صفوں میں اچھی طرح مل کر کھڑے ہوں۔ (دوران نماز) میں آپ کو اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے ساتھ والے کے کندھے سے کندھا اور پاؤں سے پاؤں چپکا لیتے تھے۔ اگر آپ اس طرح کرنے لگیں، تو لوگ سرکش خچروں کی طرح بدک جائیں۔''

(مصنّف ابن أبي شَيبة : 350/1؛ المُخَلِّصِيّات : 93، سِيَر أعلام النُّبلاء للذّهبي : 491/11، سنن سعيد بن منصور نقلًا عن فتح الباري لابن حَجَر : 211/2، وسندهٗ صحيحٌ)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں :

أَفَادَ هٰذَا التَّصْرِيحُ أَنَّ الْفِعْلَ الْمَذْكُورَ كَانَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَبِهٰذَا يَتِمُّ الْاِحْتِجَاجُ بِهٖ عَلٰى بَيَانِ الْمُرَادِ بِإِقَامَةِ الصَّفِّ وَتَسْوِيَتِهٖ.

''معلوم ہوا کہ صف بندی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوتی تھی، صفوں کو قائم اور سیدھا کرنے سے کیا مراد ہے؟ اسی حدیث میں مکمل رہنمائی موجود ہے۔''

(فتح الباري : 211/2)

صاحب التعلیق المغنی کہتے ہیں :

هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ فِيهَا دَلَالَةٌ وَّاضِحَةٌ عَلَى اهْتِمَامِ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ، وَأَنَّهَا مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ، وَعَلٰى أَنَّهٗ لَا يَتَأَخَّرُ بَعْضٌ عَلٰى بَعْضٍ، وَلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



يَتَقَدَّمُ بَعْضُهُ عَلٰى بَعْضٍ، وَعَلٰى أَنَّهُ يُلْزِقُ مَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ وَقَدَمَهُ بِقَدَمِهٖ وَرُكْبَتَهُ بِرُكْبَتِهٖ، لٰكِنَّ الْيَوْمَ تُرِكَتْ هٰذِهِ السُّنَّةُ، وَلَوْ فَعَلْتَ الْيَوْمَ؛ لَنَفَرَ النَّاسُ كَالْحُمُرِ الْوَحْشِيَّةِ، فَإِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ.

"ان احادیث میں واضح دلالت ہے کہ صفوں کی درستی کا اہتمام چاہیے، صف بندی سے نماز کی تکمیل ہوتی ہے۔ صف میں آگے پیچھے کھڑے نہیں ہونا چاہیے، ایک شخص دوسرے کے کندھے سے کندھا، پاؤں سے پاؤں اور گھٹنے سے گھٹنا چپکا کر کھڑا ہو، لیکن آج یہ سنت متروک ہوگئی ہے۔ اگر آپ اس پر عمل کریں، تو لوگ جنگلی گدھوں کی طرح بھاگیں گے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

(عَون المَعبود شرح سنن أبي داود : 256/2، التّعليق المُغني :284/1)

علامہ محمد عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ (۱۳۵۳ھ) لکھتے ہیں:

هٰكَذَا حَالُ أَكْثَرِ النَّاسِ فِي هٰذَا الزَّمَانِ، فَإِنَّهُ لَوْ فَعَلَ بِهِمْ ذٰلِكَ؛ لَنَفَرُوا كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ وَحْشٌ، وَصَارَتْ هٰذِهِ السُّنَّةُ عِنْدَهُمْ كَأَنَّهَا بِدْعَةٌ، عِيَاذًا بِاللّٰهِ، فَهَدَاهُمُ اللّٰهُ وَأَذَاقَهُمْ حَلَاوَةَ السُّنَّةِ.

"اس دور میں اکثر لوگوں کا یہی حال ہے۔ اگر ان کے ساتھ ایسی صف بندی کی جائے، تو وہ جنگلی گدھوں کی طرح بھاگنے لگیں گے۔ اس سنت کو وہ گویا بدعت سمجھنے لگے ہیں (نعوذ باللہ!) اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے اور سنت کی مٹھاس عطا فرمائے۔"

(أبكار المِنَن في نَقد آثار السّنن، ص 245)

شیخ رحمہ اللہ نے سچ فرمایا ہے۔ اکثر مساجد اس سنت کے نور سے خالی ہیں، ان میں صف بندی کا اہتمام نہیں۔ کوئی پاؤں سے پاؤں ملانے کی کوشش کرے تو لوگ دور بھاگتے ہیں۔ گویا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



یہ سنت نہ ہو، کوئی بدعت ہو۔

⑯ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے:

إِنَّهُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَقِيلَ لَهُ : مَا أَنْكَرْتَ مُنْذُ يَوْمِ عَهِدْتَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ : مَا أَنْكَرْتُ شَيْئًا إِلَّا أَنَّكُمْ لَا تُقِيمُونَ الصَّفَّ .

''وہ مدینہ منورہ تشریف لائے، تو ان سے سوال ہوا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دور سے آج تک کون سی بات آپ کو اچھی نہیں لگی؟ فرمایا: (اہل مدینہ کی) کوئی بات بری نہیں، سوائے اس کے کہ آپ صف بندی کا اہتمام نہیں کرتے۔''

(صحيح البخاري : 724)

امام بخاری رحمہ اللہ نے تبویب کی ہے:

بَابُ إِثْمِ مَنْ لَّمْ يُتِمِّ الصُّفُوفَ .

''جو لوگ صفیں سیدھی نہیں کرتے، ان کے گناہ کا بیان۔''

سیدنا انس رضی اللہ عنہ جیسے فقیہ، زیرک اور حامی سنت، صحابی نے صدیوں پہلے جس بات پر تنبیہ فرمائی، آج ائمہ مساجد کی غفلت سے دوبارہ وہ خطا عروج پر ہے۔ عربوں میں یہ کوتاہی پھر سے جنم لے چکی ہے، دیار رسول کے باسیوں پر صد افسوس کہ انہوں نے خسارے کا سودا کیا ہے، اللہ انہیں سنت کی محبت سے سرشار کرے اور شہر نبوی میں پھر سے ایمان کی بہار آ جائے۔

ع ہاں دکھا دے اے تصور پھر وہ صبح و شام تو
لوٹ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو

⑰ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهٖ، فَقَالَ : «أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ» ثَلَاثًا، «لَتُقِيمُنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ»، قَالَ : فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يُلْزِقُ مَنْكِبَهٗ بِمَنْكِبِ صَاحِبِهٖ وَرُكْبَتَهٗ بِرُكْبَةِ صَاحِبِهٖ وَكَعْبَهٗ بِكَعْبِهٖ.

''رسول اللہ ﷺ نے اپنا رُخِ انور ہماری طرف پھیرا اور فرمایا: صفیں قائم کیجئے! تین مرتبہ یہی بات دہرائی، پھر فرمایا: صفوں کو قائم کر لیں، وگرنہ اللہ تعالیٰ آپ کے دلوں میں مخالفت ڈال دے گا۔نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ اس کے بعد ایک شخص دوسرے ساتھی کے کندھے سے کندھا، گھٹنے سے گھٹنا اور ٹخنے سے ٹخنا چپکا لیتا تھا۔''

(مسند الإمام أحمد : 276/4؛ سنن أبي داوٗد : 662؛ وسندہٗ صحیحٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ (۱۶۰) اور امام ابن حبان رحمہما اللہ (۲۱۷۶) نے صحیح کہا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔(تغلیق التّعلیق : 302/2)

حافظ نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوَاهُ أَبُو دَاوٗدَ وَغَيْرُهٗ بِأَسَانِيدَ حَسَنَةٍ.

''اس حدیث کو امام داؤد اور دیگر ائمہ نے ''حسن'' سندوں سے روایت کیا ہے۔''

(خلاصة الأحکام :116/1)

زکریا بن ابی زائدہ نے سنن دارقطنی (۲۸۲/۱) اور صحیح ابن خزیمہ وغیرہ میں سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔

مسلمان بھائیو اور بہنو! یہ تھی صحابہ کرام کی صف بندی ۔۔۔ جو رسول اللہ نے سب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مسلمانوں پر لازم قرار دی ہے، آج ہمارے اندر پھوٹ اور اختلاف کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہم صف بندی کا اہتمام نہیں کرتے، صحابہ کی طرح خوب مل کر کھڑے ہوں، قدم سے قدم، پنڈلی سے پنڈلی اور کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوں، نبی کریم کے حکم کی پیروی پر بے شمار رحمتیں نازل ہوں گی، باہمی محبت اور الفت پیدا ہوگی۔

ناصر السنۃ علامہ البانی رحمہ اللہ (۱۴۲۰ھ) فرماتے ہیں:

''ان احادیث میں بہت اہم فوائد ہیں۔ پہلا یہ کہ صفیں قائم کرنا، ان کو سیدھا کرنا اور انہیں اچھی طرح ملانا واجب ہے، اس بارے میں نبی اکرم ﷺ کا حکم موجود ہے۔حکم میں اصل وجوب ہی ہوتا ہے الا یہ کہ اسکے خلاف کوئی دلیل مل جائے۔یہ بات کتب اصول میں مسلم ہے۔ یہاں دلیل وجوب ہی کو مزید پختہ کرتی ہے۔ وہ دلیل نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان ہے: ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں اختلاف پیدا کر دے گا۔ ظاہر ہے کہ اتنی شدید وعید کسی واجب کام کے بارے میں ہوسکتی ہے۔ دوسرا یہ کہ صفیں برابر کرنے سے مراد یہی ہے کہ کندھے سے کندھا اور پورے پاؤں کے ساتھ پورا پاؤں اچھی طرح ملا لیا جائے کیونکہ صحابہ کو جب صفیں قائم کرنے کا حکم دیا گیا تو انہوں نے ایسا ہی کیا۔اسی وجہ سے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری میں فرمایا:اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ صف بندی نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں تھی۔صفوں کو قائم اور سیدھا کرنے سے کیا مراد ہے؟ اس بارے میں اس حدیث سے مکمل دلیل ملتی ہے۔۔۔ افسوس کہ اس سنت کو اکثر مسلمانوں نے اہمیت نہیں دی بل کہ انہوں نے اسے ضائع کر دیا ہے۔میں نے یہ سنت مسلمانوں کے صرف ایک گروہ اہل حدیث کے پاس دیکھی ہے۔ میں نے انہیں مکہ مکرمہ میں ۱۳۶۸ھ میں دیکھا تھا، وہ رسول اللہ ﷺ کی دوسری سنتوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



طرح اس سنت کے بھی شیدائی تھے۔ان کے علاوہ دوسرے لوگ مثلاً مذاہبِ اربعہ کے پیروکار، میں ان میں سے حنابلہ کو بھی مستثنیٰ نہیں کرتا۔ ان لوگوں نے اس سنت کو بالکل بھلا دیا ہے۔ انہوں نے مسلسل اس سنت کو چھوڑا ہوا ہے اور اس سے اعراض کیے ہوئے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے مذاہب کی اکثر کتابوں میں لکھا ہے کہ دو اشخاص کے پاؤں میں چار انگلیوں کے برابر فاصلہ رکھنا سنت ہے۔ اگر اس سے زیادہ فاصلہ ہوگا تو مکروہ ہوگا، اس کی تفصیل الفقه على المذاهب الأربعة میں موجود ہے۔اس فاصلے کی سنتِ رسول میں دلیل موجود نہیں۔ یہ محض اپنی رائے ہے۔ اگر اسے صحیح مانا جائے تو ضروری ہے کہ اسے امام اور منفرد کے لیے خاص کیا جائے (جماعت کی صورت میں مقتدیوں کے درمیان یہ فاصلہ نہ کیا جائے) تاکہ صحیح سنت کے خلاف نہ ہو۔ اصولی قواعد کا یہی تقاضا ہے۔ خلاصہ یہ کہ وہ مسلمان خصوصاً ائمہ مساجد جو آپ ﷺ کے اتباع کے شیدائی ہیں اور آپ ﷺ کی سنت کو زندہ کرنے کی فضیلت حاصل کرنا چاہتے ہیں، میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ اس سنت پر خود بھی عمل کریں، اس کے شیدائی بنیں اور لوگوں کو بھی اس کی دعوت دیں حتی کہ سب لوگ اس پر عمل شروع کر دیں۔ اسی طرح مسلمان رسول اللہ ﷺ کی اس وعید سے محفوظ رہ سکیں گے کہ ورنہ اللہ دلوں میں مخالفت ڈال دے گا۔''

(سِلسِلة الأحاديث الصّحيحة :1/72-73، تحت الحديث : 32)

⑱ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَقِيمُوا الصُّفُوفَ وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ، وَسُدُّوا الْخَلَلَ، وَلِينُوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ، وَلَا تَذَرُوا فُرُجَاتٍ لِّلشَّيْطَانِ، وَمَنْ وَّصَلَ صَفًّا وَّصَلَهُ اللّٰهُ، وَمَنْ قَطَعَ صَفًّا قَطَعَهُ اللّٰهُ».

''صفیں درست کیجیے، کندھوں کو برابر اور خالی جگہ کو پُر کیجیے، اپنے بھائیوں کے حق میں نرم ہو جائیں اور شیطان کے لیے خالی جگہیں نہ چھوڑیں۔ جو صف ملائے گا، اللہ تعالیٰ اسے ملا دے گا اور جو صف کاٹے گا، اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دے گا۔''

(مسند أحمد: 98/2؛ سنن أبي داوٗد: 666؛ سنن النّسائي: 820، مختصرًا، وسندہٗ صحیحٌ)

اسے امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۵۴۹) نے ''صحیح'' کہا ہے اور امام حاکم رحمہ اللہ (۲۱۳/۱) نے مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر ''صحیح'' قرار دیا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

حافظ سیوطی رحمہ اللہ (۹۱۱ھ) نے اس کی سند کو ''صحیح'' قرار دینے کے بعد لکھا ہے:

مَعْنٰی: «قَطَعَهُ اللّٰهُ» أَيْ مِنَ الْخَيْرِ وَالْفَضِيلَةِ وَالْأَجْرِ الْجَزِيلِ.

''صف توڑنے والے شخص کو اللہ تعالیٰ کاٹ دے گا، اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اسے بھلائی، فضیلت اور اجر عظیم سے محروم کر دے گا۔''

(الحَاوي للفَتَاوي: 72/1)

محدث دیار شام، علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْحَقُّ أَنَّ سَدَّ الْفُرْجَةِ وَاجِبٌ مَّا أَمْكَنَ.

''حق یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو خالی جگہ کو پُر کرنا فرض ہے۔''

(السِلسِلة الضّعيفة: 323/2)

⑲ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«رُصُّوا صُفُوفَكُمْ، وَقَارِبُوا بَيْنَهَا، وَحَاذُوا بِالْأَعْنَاقِ، فَوَالَّذِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



نَفْسِي بِيَدِهٖ، إِنِّي لَأَرَى الشَّيَاطِينَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَأَنَّهَا الْخَذَفُ» .

”صفوں کو ایسے ملایا کریں، جیسے عمارت کی اینٹیں ملی ہوتی ہیں، انہیں قریب کیا کریں اور اپنی گردنوں کو برابر رکھا کریں۔ اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! میں شیاطین کو صف کی خالی جگہوں سے داخل ہوتے دیکھتا ہوں، جیسے وہ بکری کے سیاہ بچے ہوں۔“

(سنن أبي داوٗد : 667؛ السّنن الکبرٰی للبیهقي : 3/100، وسندهٗ صحیحٌ)

امام ابن خزیمہ (۱۵۴۵) اور امام ابن حبان رحمہما اللہ (۲۱۶۶) نے اس حدیث کو ”صحیح“ قرار دیا ہے۔ سنن النسائی (۸۱۶) میں قتادہ بن دعامہ نے سماع کی تصریح کر دی ہے۔

رسول اللہ ﷺ فداہ ابی وامی صف بندی کے بارے میں کس قدر تاکید فرما رہے ہیں کہ صفوں کے درمیان خلا کو پُر کیا کرو، تو اہل اسلام کو چاہئے کہ صف کے شگافوں کو کندھے سے لے کر پاؤں تک اچھی طرح بند کیا کریں، قدم سے قدم اور کندھے سے کندھا ملا کر صف میں کھڑے ہوا کریں، رسول کریم ﷺ قسم کھا کر فرما رہے ہیں کہ صف کے درمیان شگاف سے شیطان گھس آتا ہے، اس سے نماز کا خشوع وخضوع جاتا رہے گا، نمازیوں کے درمیان اتحاد واتفاق اور محبت بھی مفقود ہو جائے گی، نفرتیں اور کدورتیں گھر کر جائیں گی۔

حافظ سیوطی رحمہ اللہ (۹۱۱ھ) لکھتے ہیں :

قَالَ الشُّرَّاحُ : الْمُرَادُ بِأَقِيمُوا؛ اعْتَدِلُوا، وَتَرَاصُّوا؛ تَلَاصَقُوا بِلَا خَلَلٍ .

”شارحین کہتے ہیں کہ صفیں قائم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور اچھی طرح ملانے سے یہ ہے کہ خلا چھوڑے بغیر مل کر کھڑے ہو جاؤ۔“

(الحَاوِي للفَتاوِي : 1/72)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



**فائدہ : امام ابوداود رحمہ اللہ فرماتے ہیں :**

مَعْنٰى : «وَلِينُوا بِأَيْدِي إِخْوَانِكُمْ»، إِذَا جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الصَّفِّ، فَذَهَبَ يَدْخُلُ فِيهِ؛ فَيَنْبَغِي أَنْ يُّلَيِّنَ لَهٗ كُلُّ رَجُلٍ مَّنْكِبَيْهِ حَتّٰى يَدْخُلَ فِي الصَّفِّ.

**”فرمانِ نبوی ﷺ : ”اپنے بھائیوں کے حق میں نرم ہو جاؤ“ کا مطلب یہ ہے کہ جب کوئی صف کی طرف آئے اور اس میں داخل ہونے لگے، تو ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اپنے کندھوں کو نرم کر لے تا کہ وہ صف میں داخل ہو جائے۔“**

(سنن أبي داوٗد، تحت الحديث : 666)

**علامہ ابن باز رحمہ اللہ (۱۴۲۰ھ) فرماتے ہیں :**

الْمَشْرُوعُ لِمَنْ رَّاٰى ذٰلِكَ أَنْ يَّنْصَحَ إِخْوَانَهٗ وَيَأْمُرَهُمْ بِسَدِّ الْفُرُجِ، وَعَلَى الْأَئِمَّةِ أَنْ يَّأْمُرُوا الْجَمَاعَةَ بِذٰلِكَ تَأَسِّيًا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَتَنْفِيذًا لِّأَمْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ.

**”جو صف بندی میں خلل دیکھے، اسے چاہیے کہ اپنے بھائیوں کو نصیحت کرے اور انہیں خالی جگہ پُر کرنے کا حکم دے۔ ائمہ مساجد کا فرض ہے کہ وہ جماعت کو اس کا حکم دے کر نبی اکرم ﷺ کی اقتدا کریں اور یوں آپ ﷺ کے حکم کا نفاذ کریں۔“**

(مَجموع فتاوی ابن باز : 203/12)

**۲۰ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :**

«إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّونَ عَلَى الَّذِينَ يَصِلُونَ الصُّفُوفَ».

**”جو صفوں کو ملاتے ہیں، اللہ ان پر رحمت کرتا ہے اور فرشتے ان کے لیے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔“**

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



(صحيح ابن خُزَيمة : 1550؛ وسندهٗ حسنٌ، المُسْتَدرَك على الصَّحِيحَين للحاكم : 214/1؛ وقال: صحيح على شرط مسلم، ووافقه الذّهبي وأقرّه المنذري :174/1)

٢١ **سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:**

«اِسْتَوُوا، اسْتَوُوا، اسْتَوُوا، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ، إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِّنْ خَلْفِي، كَمَا أَرَاكُمْ مِّنْ بَيْنِ يَدَيَّ» .

”سیدھے ہو جائیے، سیدھے ہو جائیے، سیدھے ہو جائیے۔ اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں (نماز میں) آپ کو اپنے پیچھے سے اسی طرح دیکھتا ہوں، جیسے اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔“

(مسند الإمام أحمد : 268/3، سنن النّسائي : 813، وسندهٗ صحيحٌ)

❀❀❀❀❀❀❀

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



# صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صف بندی

❁ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سَوُّوا صُفُوفَكُمْ؛ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَتَخَلَّلُهَا كَالْخَذَفِ، أَوْ كَأَوْلَادِ الْخَذَفِ .

''صفوں کو درست کیا کرو، شیطان ان میں بکری یا بکری کے بچوں کی طرح داخل ہو جاتا ہے۔''

(المُعجَم الكبير للطَّبَراني : 275/9، ح : 9376، وسندهٗ صحيحٌ)

نیز فرماتے ہیں:

لَقَدْ رَأَيْتُنَا، وَمَا تُقَامُ الصَّلَاةُ حَتّٰى تَكَامَلَ بِنَا الصُّفُوفُ .

''مجھے یاد ہے کہ اس وقت تک نماز کھڑی نہیں کی جاتی تھی، جب تک صفیں مکمل درست نہ ہو جاتیں۔'' (مسند الإمام أحمد : 419/1، وسندهٗ حسنٌ)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيحِ .

''اس کے راوی صحیح بخاری والے ہیں۔'' (مَجمع الزّوائد : 90/2)

حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے سند کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔ (الحَاوِي للفَتاوِي : 53/1)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

سَوُّوا صُفُوفَكُمْ .

''صفیں سیدھی کرو۔'' (مصنّف ابن أبي شيبة : 351/1، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ ابو عثمان نہدی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



كُنْتُ فِيمَنْ يُقِيمُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُدَّامَهُ لِإِقَامَةِ الصَّفِّ.

”میں ان لوگوں میں تھا، جنہیں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ صفیں سیدھی کرانے کے لیے اگلی صف میں کھڑا کرتے تھے۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة: 351/1، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں ہے:

لَمْ يَكُنْ يُكَبِّرُ بِالصَّلَاةِ لِلنَّاسِ حَتّٰى تَعْدِلَ الصُّفُوفُ، وَيُوَكِّلُ بِذٰلِكَ رِجَالًا.

”آپ رضی اللہ عنہ اس وقت تک نماز پڑھانا شروع نہیں کرتے تھے، جب تک صفیں درست نہ ہو جاتیں۔ اس پر آپ نے کئی آدمیوں کی ڈیوٹی لگا رکھی تھی۔“

(جزء أبي الجهم: 21، وسندهٗ صحيحٌ)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں عمرو بن میمون کہتے ہیں:

كَانَ إِذَا مَرَّ بَيْنَ الصَّفَّيْنِ، قَالَ: اسْتَوُوا، حَتّٰى إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِنَّ خَلَلًا؛ تَقَدَّمَ، فَكَبَّرَ.

”آپ رضی اللہ عنہ صفوں کے درمیان سے گزرتے، تو فرماتے: سیدھے ہو جاؤ۔ جب دیکھتے کہ صفوں میں خلا نہیں رہا، تو آگے بڑھ کر اللہ اکبر کہتے۔“

(صحيح البخاري: 3700)

❁ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے تھے:

اِسْتَوُوا، وَحَاذُوا بَيْنَ الْمَنَاكِبِ، فَإِنَّ مِنْ تَمَامِ الصَّلَاةِ إِقَامَةَ الصَّفِّ، قَالَ (مَالِكُ بْنُ أَبِي عَامِرٍ): وَكَانَ لَا يُكَبِّرُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ رِجَالٌ قَدْ وَكَّلَهُمْ بِإِقَامَةِ الصُّفُوفِ.

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



”سیدھے ہو جاؤ، کندھے برابر کر لو۔ صف کو سیدھا کرنے سے نماز مکمل ہو گی۔ مالک بن ابی عامر بیان کرتے ہیں کہ آپ اس وقت تک تکبیر نہ کہتے، جب تک وہ لوگ آپ کے پاس نہ آ جاتے، جنہیں آپ نے صفیں درست کرنے پر مامور کر رکھا تھا۔“

(الموطّأ للإمام مالك :1/104، مصنّف ابن أبي شيبة :1/351، وسندهٗ صحيحٌ)

✿ سوید بن غفلہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ بِلَالٌ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُسَوِّي مَنَاكِبَنَا، وَيَضْرِبُ أَقْدَامَنَا لِإِقَامَةِ الصَّفِّ .

”بلال رضی اللہ عنہ ہمارے کندھوں کو برابر کرتے اور صف درست کرنے کے لیے ہمارے پاؤں پر مارتے تھے۔“

(مسند مسدّد بن مُسَرهد كما في المَطالِب العالية لابن حَجَر : ٤٢٨، وسندهٗ صحيحٌ)

**قارئین کرام!** صفیں مکمل کرنا، انہیں سیدھا کرنا، ان کے درمیان خالی جگہوں کو پُر کرنا اور صفوں میں مل کر کھڑے ہونا ضروری ہے۔ امت اس واجب عمل کو کس طرح نظر انداز کر رہی ہے۔ یہ ایک المیہ ہے، صف کے درمیان جگہ چھوڑنا ایک ناپسندیدہ عمل ہے۔ اس پر شدید وعید آئی ہے۔ اس سے جماعت کی فضیلت ضائع ہو جاتی ہے، بل کہ اگر صف میں لوگ مل کر کھڑے نہ ہوں اور درمیان میں خالی جگہ ہو تو وہ صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کے حکم میں ہیں۔ یاد رکھیں کہ صف کے پیچھے اکیلے شخص کی نماز نہیں ہوتی۔ ایسے شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم دیا ہے۔

**فائدہ:** سدی رحمہ اللہ فرمانِ باری تعالیٰ: ﴿وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ﴾ (الصافات : ١٦٥) ”ہم صفیں بنانے والے ہیں۔“ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

لِلصَّلَاةِ . ”یعنی ہم نماز کے لیے صفیں بنانے والے ہیں۔“

(تفسير الطّبري : ١٣٥/٢٣، وسندهٗ حسنٌ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



# صف اوّل کی فضیلت

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَّسْتَهِمُوا عَلَيْهِ؛ لَاسْتَهَمُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ؛ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ؛ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا» .

”اگر لوگ اذان اور صف اول کے اجر کو جان لیں اور پھر اس کے حصول کے لیے قرعہ اندازی کے سوا کوئی چارہ نہ پائیں، تو قرعہ اندازی کریں گے۔ اگر وہ اوّل وقت میں نماز پڑھنے کے اجر کو جان لیں، تو اس میں سبقت کریں اور اگر وہ عشا اور فجر کا اجر جان لیں، تو ضرور حاضر ہوں، اگرچہ گھٹنوں کے بل آنا پڑے۔“

(صحيح البخاري : 615، صحيح مسلم : 437)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا، وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا، وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا» .

”مردوں کی سب سے بہتر صف پہلی اور سب سے کم تر آخری ہوتی ہے، عورتوں کی سب سے بہتر صف آخری اور سب سے کم تر پہلی ہوتی ہے۔“

(صحيح مسلم : 440)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



❁ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِي أَصْحَابِهٖ تَأَخُّرًا، فَقَالَ لَهُمْ: «تَقَدَّمُوا، فَأْتَمُّوا بِي، وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَّنْ بَعْدَكُمْ، لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَّتَأَخَّرُونَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ».

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ صحابہ صف میں پیچھے رہتے ہیں، تو فرمایا: آگے بڑھیں، میری اقتدا کریں اور آپ سے بعد والے آپ کی اقتدا کریں۔ لوگ پیچھے رہنے لگتے ہیں اور اللہ انہیں اپنی رحمت سے پیچھے کر دیتا ہے۔''

(صحيح مسلم: 438)

❁ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا الصُّبْحَ، فَقَالَ: أَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: أَشَاهِدٌ فُلَانٌ؟، قَالُوا: لَا، قَالَ: «إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ أَثْقَلُ الصَّلَوَاتِ عَلَى الْمُنَافِقِينَ، وَلَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَيْتُمُوهُمَا، وَلَوْ حَبْوًا عَلَى الرُّكَبِ، وَإِنَّ الصَّفَّ الْأَوَّلَ عَلٰى مِثْلِ صَفِّ الْمَلَائِكَةِ، وَلَوْ عَلِمْتُمْ مَّا فَضِيلَتُهٗ؛ لَابْتَدَرْتُمُوهُ، وَإِنَّ صَلَاةَ الرَّجُلِ مَعَ الرَّجُلِ أَزْكٰى مِنْ صَلَاتِهٖ وَحْدَهٗ، وَصَلَاتُهٗ مَعَ الرَّجُلَيْنِ أَزْكٰى مِنْ صَلَاتِهٖ مَعَ الرَّجُلِ، وَمَا كَثُرَ؛ فَهُوَ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى».

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمیں صبح کی نماز پڑھائی، پھر فرمایا: کیا فلاں حاضر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہے؟ صحابہ نے عرض کیا : نہیں۔فرمایا: فلاں حاضر ہے؟ عرض کیا : نہیں۔ اس پر فرمایا: بلاشبہ یہ دونوں نمازیں عشا وفجر منافقین پر سب سے زیادہ بھاری ہیں۔ اگر آپ کو ان کا اجر معلوم ہو جائے، تو ضرور ان میں حاضر ہو جاؤ، اگر چہ گھٹنوں کے بل گھسٹ کر آنا پڑے۔ پہلی صف فرشتوں کی صف کی طرح ہوتی ہے۔ اگر آپ اس کی فضیلت جان لیں، تو ضرور اسے حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے سے سبقت کریں۔ آدمی کی آدمی کے ساتھ نماز اکیلے نماز سے زیادہ اجر وثواب والی ہے اور اس کی دو آدمیوں کے ساتھ نماز ایک آدمی کے ساتھ نماز سے زیادہ اجر وثواب والی ہے اور جیسے جیسے یہ تعداد بڑھتی جائے گی، اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ ہوتی جائے گی۔''

(مسند الإمام أحمد : 140/5؛ سنن أبي داوٗد : 554، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ (۱۴۷۷) اور امام ابن حبان (۲۰۵۶) رحمہم اللہ نے صحیح کہا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ حَكَمَ أَئِمَّةُ الْحَدِيثِ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الذُّهْلِيُّ، وَغَيْرُهُمْ لِهٰذَا الْحَدِيثِ بِالصِّحَّةِ .

''امام یحییٰ بن معین، امام علی بن مدینی اور امام محمد بن یحییٰ ذہلی رحمہم اللہ جیسے محدثین نے اس حدیث کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔''(المستدرك على الصحيحين :249/1)

علامہ طیبی (م:۷۴۳ھ) لکھتے ہیں:

شَبَّهَ الصَّفَّ الْأَوَّلَ فِي قُرْبِهٖ مِنَ الْإِمَامِ بِصَفِّ الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ فِي قُرْبِهِمْ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



”آپ ﷺ نے پہلی صف کو امام کے قریب ہونے کی وجہ سے مقربین فرشتوں سے تشبیہ دی، وہ بھی اللہ عزوجل کے قریب ہوتے ہیں۔“

(شرح المِشكاة : 4/1132)

پہلی صف میں چوں کہ انسان اللہ سے زیادہ قریب ہوتا ہے، بالکل کسی فرماں بردار اسٹوڈنٹ کی طرح جو استاد کے قریب آ کے بیٹھتا ہے اور بہت سارے فوائد سمیٹ لیتا ہے، تو اللہ کے فرشتوں کی قربت میں راز و نیاز کے مزے ہی کچھ اور ہوں گے، یقیناً آپ دنیا ومافیہا سے بے نیاز ہو جائیں گے، آیئے آگے بڑھ کے مینا اٹھا لیجئے! پہلی صف کا اہتمام کریں اور رحمت الٰہی کے حقدار بن جائیں۔

❁ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؛ أَحْبَبْنَا أَنْ نَّكُونَ عَنْ يَّمِينِهِ، يُقْبِلُ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، قَالَ : فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : «رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ» .

”ہم رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھتے، تو آپ ﷺ کے دائیں جانب کھڑے ہونے کی کوشش کرتے۔ آپ ﷺ اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف متوجہ کرتے۔ میں نے آپ ﷺ کو یہ دُعا کرتے ہوئے سنا: میرے رب! مجھے اس دن عذاب سے بچا لینا، جس دن تو اپنے بندوں کو اٹھائے گا یا حشر قائم کرے گا۔“

(صحیح مسلم : 709)

❁ سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ يُصَلِّي عَلَى الصَّفِّ الْأَوَّلِ ثَلَاثًا، وَعَلَى الثَّانِي وَاحِدَةً .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



''آپ ﷺ پہلی صف کے لیے تین دفعہ اور دوسری کے لیے ایک دفعہ دعا فرماتے۔''

(سنن النّسائي : 817، مسند أحمد : 4/128، مسند الشاميين للطّبراني : 1153، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (2159) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

❀ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے :

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآى فِي أَصْحَابِهِ تَأَخُّرًا، فَقَالَ لَهُمْ : «تَقَدَّمُوا، فَأْتَمُّوا بِي، وَلْيَأْتَمَّ بِكُمْ مَّنْ بَعْدَكُمْ، لَا يَزَالُ قَوْمٌ يَتَأَخَّرُونَ حَتّٰى يُؤَخِّرَهُمُ اللّٰهُ».

''رسول اللہ ﷺ نے دیکھا کہ صحابہ تاخیر سے آرہے ہیں، فرمایا: آگے بڑھئے، میری اقتدا کیجئے اور آپ سے پیچھے والے آپ کی اقتدا کریں۔ لوگ تاخیر کرتے رہتے ہیں اور اللہ انہیں رحمت سے دور کر دیتا ہے۔''

(صحیح مسلم : 438)

**تنبیہ ①** : سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے :

كَانَتِ امْرَأَةٌ تُصَلِّي خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْنَاءَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ، فَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِئَلَّا يَرَاهَا، وَيَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ، فَإِذَا رَكَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ إِبْطَيْهِ.

''ایک نہایت خوب صورت عورت رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھتی تھی۔ بعض لوگ تو آگے بڑھ کر پہلی صف میں کھڑے ہوتے تاکہ اس پر نظر نہ پڑے، لیکن کچھ لوگ پیچھے رہتے اور آخری صف میں جگہ بناتے۔ رکوع میں جاتے، تو اپنی

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



بغلوں کے نیچے سے جھانکتے۔‘‘

(سنن النّسائي : 870، سنن الترمذي : 3122، سنن ابن ماجه : 1046)

سند ’’ضعیف‘‘ ہے۔عمرو بن مالک نکری (حسن الحدیث) کی روایت ابوالجوزاء عن ابن عباس غیر محفوظ ہوتی ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ : حَدَّثَ عَنْهُ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ قَدْرَ عَشْرَةِ أَحَادِيثَ غَيْرِ مَحْفُوظَةٍ .

’’امام ابن عدی رحمہ اللہ (الکامل : ۱/۴۱۱) نے فرمایا ہے کہ عمرو بن مالک نے (بواسطہ ابوالجوزاء (ابن عباس رضی اللہ عنہما سے) تقریباً دس غیر محفوظ احادیث بیان کی ہیں۔‘‘

(تهذيب التّهذيب : 336/1)

یہ جرح مفسر ہے، یہ حدیث بھی عمرو بن مالک نکری نے اپنے استاذ ابو الجوزاء عن ابن عباس کی سند سے روایت کی ہے، لہٰذا غیر محفوظ ہے۔بعض راویوں نے اسے مرسل (ضعیف) بیان کیا ہے، اس روایت کا مرسل ہونا ہی راجح ہے۔حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

هٰذَا الْحَدِيثُ فِيهِ نَكَارَةٌ شَدِيدَةٌ . ’’اس حدیث میں سخت نکارت پائی جاتی ہے۔‘‘

(تفسير ابن كثير : 532/4)

تنبیہ ② : سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهٗ يُصَلُّونَ عَلٰى مَيَامِنِ الصُّفُوفِ .

’’اللہ صفوں کی دائیں جانب پر رحمت فرماتا ہے اور فرشتے صفوں کی دائیں جانب دعائے رحمت کرتے ہیں۔‘‘ (سنن أبي داوٗد : 675، سنن ابن ماجه : 1005)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



سند سفیان ثوری رحمہ اللہ کی ''تدلیس'' کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔

حافظ بیہقی رحمہ اللہ نے اسے ''غیر محفوظ'' قرار دیا ہے۔(السّنن الكبرىٰ : 103/3)

## صف کے آداب :

صف کے آداب میں ایک اہم مسئلہ یہ ہے کہ پہلی صفوں کو مکمل کیے بغیر اگلی صف نہ بنائی جائے۔ پہلی صفوں میں خالی جگہ نہیں ہونی چاہیے، بل کہ کمی آخری صف میں ہونی چاہئے۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَتِمُّوا الصَّفَّ الْأَوَّلَ وَالثَّانِيَ، فَإِنْ كَانَ خَلَلٌ؛ فَلْيَكُنْ فِي الثَّالِثِ» .

''پہلی اور دوسری صفیں مکمل کریں، جگہ خالی ہو، تو تیسری صف میں ہونی چاہیے۔''

(صحيح ابن خُزَيمة : 1547، وسندهٗ صحيحٌ)

اگر ایک سے زائد صفیں ہوں، تو پہلی تمام صفیں مکمل ہونی چاہئیں، آخری صف امام کے پیچھے سے شروع کی جائے اور دونوں طرف لوگ شامل ہوتے جائیں، اس آخری صف میں کوئی جگہ باقی رہتی ہے، تو اس میں بعد والے لوگ شامل ہوتے رہیں۔

دُعا ہے کہ اللہ ہمیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق صفوں کی درستی کی توفیق عطا فرمائے۔

## مردوں اور عورتوں کی بہتر صفیں :

❁ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

«خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا، وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا، وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا» .

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



”مردوں کی سب سے بہتر صف پہلی اور کم ترین آخری ہوتی ہے، جب کہ عورتوں کی سب سے بہتر آخری اور سب سے کم تر پہلی ہوتی ہے۔“

(صحيح مسلم : 440)

عورت امام ہو، تو عورتوں کی پہلی صف ہی افضل ہو گی۔ اس طرح اگر عورتوں کے لئے علیحدہ انتظام ہو، تو بھی پہلی صف افضل ہو گی۔

## عورتوں کی صف کہاں ہو؟:

عورتوں کی صف مردوں کے پیچھے ہو گی۔ اگر بچے بھی ہوں، تو پہلے مردوں کی، پھر بچوں کی اور ان کے پیچھے عورتوں کی صف ہو گی۔

❀ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے امامت کروائی، تو فرمانے لگے:

أَلَا أُصَلِّي لَكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَفَّ الرِّجَالُ، ثُمَّ صَفَّ الْوِلْدَانُ خَلْفَ الرِّجَالِ، ثُمَّ صَفَّ النِّسَاءُ خَلْفَ الْوِلْدَانِ .

”میں آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز نہ پڑھاؤں؟ وہاں مردوں نے صف بنائی، پھر مردوں کے پیچھے بچوں نے اور بچوں کے پیچھے عورتوں نے صف بنائی۔“

(مسند الإمام أحمد : 343/5، سنن أبي داوٗد : 677، وسندهٗ حسنٌ)

حافظ ابن ملقن (تحفۃ المحتاج: ۵۴۸) نے اس کی سند کو ”حسن“ کہا ہے۔

## امام کہاں کھڑا ہو؟:

امام کا صف کے آگے درمیان میں کھڑا ہونا مستحب ہے۔

ریطہ حنفیہ رحمہا اللہ بیان کرتی ہیں:

أَمَّتْنَا عَائِشَةُ فَقَامَتْ بَيْنَهُنَّ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



”ہمیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے صف کے درمیان کھڑے ہو کر فرض نماز کی امامت کرائی۔“

(سنن الدّارقُطني : 1507، وسندهٗ صحيحٌ)

حافظ نووی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔

(خُلاصة الأحكام : 680/2)

اگر عورت عورتوں کی امامت کرا رہی ہو، وہ صف کے اندر درمیان میں کھڑی ہو گی اور اگر مرد امام ہو، تو وہ صف کے آگے درمیان میں کھڑا ہو گا۔

**تنبیہ:** سنن ابو داؤد (٦٨١) میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہے:

«وَسِّطُوا الْإِمَامَ» . ”امام کو درمیان میں کرو۔“

سند ”ضعیف“ ہے، یحییٰ بن بشیر بن خلاد ”مستور“ ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

قَالَ ابْنُ الْقَطَّانِ : يُجْهَلُ حَالُهٗ وَحَالُ أَبِيهِ، (هٰذَا خَطَأٌ، وَالصَّوَابُ وَحَالُ أُمِّهِ)، وَقَالَ عَبْدُ الْحَقِّ : لَيْسَ هٰذَا الْإِسْنَادُ بِقَوِيٍّ .

”ابن قطان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ اس راوی کے اور اس کے والد (بلکہ والدہ) کے حالات معلوم نہیں۔ عبد الحق رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ سند قوی نہیں۔“

(ميزان الاعتدال : 367/4)

والد کا ذکر غلطی ہے، درست یہ ہے کہ اس کی والدہ، امۃ الواحد بنت یامین بن عبد الرحمٰن بھی ”مجہولہ“ ہے۔

## امام کے پیچھے کون کھڑے ہوں؟:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

پہلی صف میں امام کے بالکل پیچھے اہل علم، اہل تقویٰ، اہل صلاح اور بالغ و عاقل کھڑے ہوں، تا کہ امام کو غلطی پر متنبہ کر سکیں، اگر امام کا وضو ٹوٹ جائے یا کوئی اور مسئلہ در پیش ہو، تو امام کی نیابت کر سکیں، مگر افسوس سے لکھنا پڑ رہا ہے کہ اس کی کوئی پرواہ ہی نہیں کرتا۔ ہمارے ہاں غیر سنجیدہ لوگ، مثلاً داڑھی منڈوانے والے یا علم دین سے جاہل لوگ بھی امام کے پیچھے آ کے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لِيَلِنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ» .

''میرے قریب عقل و بینش والے کھڑے ہوں، پھر جو ان سے کم ہو، پھر جو ان سے کم ہوں۔'' (صحیح مسلم: 432)

❀ علامہ خطابی رحمہ اللہ (م:۳۸۸ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّمَا أَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّلِيَهٗ ذَوُوا الْأَحْلَامِ وَالنُّهٰى لِيَعْقِلُوا عَنْهُ صَلَاتَهٗ، وَلِكَيْ يُخْلِفُوهُ فِي الْإِمَامَةِ إِنْ حَدَثَ بِهٖ حَدَثٌ فِي صَلَاتِهٖ، وَلْيَرْجِعْ إِلٰى قَوْلِهِمْ إِنْ أَصَابَهٗ سَهْوٌ، أَوْ عَرَضَ فِي صَلَاتِهٖ عَارِضٌ فِي نَحْوِ ذٰلِكَ مِنَ الْأُمُورِ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ امام کے قریب اہل دانش کھڑے ہوں تا کہ وہ امام کی نماز کو سمجھ سکیں، نیز امام کو نماز میں کوئی مسئلہ در پیش ہو، تو اس کی نیابت کر سکیں۔ اسی طرح امام کو غلطی لگے، تو اس کی اصلاح کر سکیں، یا اس طرح کا کوئی اور معاملہ پیش آئے، تو سنبھال لیں۔'' (معالم السنن: 184/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# صف کے پیچھے اکیلے مرد کی نماز ①

اگر امام کی اقتدا میں نماز پڑھی جا رہی ہو، تو صف کے پیچھے اکیلے مرد کی نماز نہیں ہوتی۔
دلائل ملاحظہ فرمائیں:

**دلیل نمبر ①**: سیدنا وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُّعِيدَ الصَّلَاةَ.

''ایک آدمی نے اکیلے صف کے پیچھے نماز ادا کی تو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم دیا۔''

(سنن التّرمذي : 230، سنن أبي داوٗد : 682، سنن ابن ماجه : 1004، مسند الإمام أحمد : 228/4، سنن الدّارمي : 815/2، ح : 1322، وسندهٗ صحيحٌ)

اسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن'' امام ابن جارود (319) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (الموارد: 405) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

ابن منذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ ثَبَّتَ هٰذَا الْحَدِيثَ أَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ.

''اس حدیث کو امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہما اللہ نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔'' (الأوسط لابن المنذر : 184/4)

---

① اس مضمون پر تلمیذ رشید حافظ ابو یحییٰ نور پوری حفظہ اللہ کے قلم نے داد تحقیق پیش فرمائی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



**دلیل نمبر ②** : سیدنا علی بن شیبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

رَاٰی رَجُلًا فَرْدًا يُّصَلِّي خَلْفَ الصَّفِّ، فَوَقَفَ عَلَيْهِ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ انْصَرَفَ، قَالَ : «اِسْتَقْبِلْ صَلَاتَكَ، فَلَا صَلَاةَ لِلَّذِي خَلْفَ الصَّفِّ».

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا، جو صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ اس کے پاس کھڑے ہو گئے، نماز سے فارغ ہوا، تو آپ نے فرمایا: نماز دوبارہ پڑھیں، صف کے پیچھے اکیلے شخص کی نماز نہیں ہوتی۔''

(مسند الإمام أحمد : 23/4، ح : 16297، سنن ابن ماجه : 1003، وسندهٗ حسنٌ)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے ہیں :

هُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ . ''یہ حدیث حسن ہے۔''(التّلخيص الحَبير : 37/2)

امام ابن خزیمہ(1569)اور امام ابن حبان(2206)رحمہما اللہ نے اس حدیث کو ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ نووی رحمہ اللہ (خلاصۃ الاحکام: 2517) نے سند کو''حسن'' قرار دیا ہے۔

**دلیل نمبر ③**

حماد بن ابی سلیمان (م :120ھ) کہتے ہیں :

يُعِيدُ الصَّلَاةَ . ''ایسا شخص نماز دوبارہ پڑھے۔''(أيضًا : 113، وسندهٗ صحيحٌ)

**دلیل نمبر ④،⑤**

امام احمد بن حنبل(م :241ھ)اور امام اسحاق بن راہویہ(م : 238ھ) رحمہما اللہ کا مذہب بھی یہی ہے کہ صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز نہیں ہوتی بل کہ دوبارہ پڑھنی ہوگی۔''

(سنن التّرمذي، تحت الحديث : 230، وسندهٗ صحيحٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## دلیل نمبر ⑥

امام وکیع بن جراح رحمہ اللہ (م: 197ھ) فرماتے ہیں:

إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ، فَإِنَّهُ يُعِيدُ.

”صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھے، تو وہ نماز دہرائے۔“

(أيضًا، تحت الحديث: 231، وسندهٗ صحيحٌ)

## دلیل نمبر ⑦

ابن منذر رحمہ اللہ (م: 218ھ) فرماتے ہیں:

صَلَاةُ الْفَرْدِ خَلْفَ الصَّفِّ بَاطِلٌ، لِثُبُوتِ خَبَرِ وَابِصَةَ وَخَبَرِ عَلِيِّ ابْنِ الْجَعْدِ بْنِ شَيْبَانَ.

”صف کے پیچھے اکیلے کی نماز فاسد ہے، اس بارے میں سیدنا وابصہ اور سیدنا علی بن جعد بن شیبان سے مروی احادیث صحیح ہیں۔“

(الأوسط: 184/4)

## دلیل نمبر ⑧

امام دارمی رحمہ اللہ (255ھ) فرماتے ہیں:

أَقُولُ بِهٖ. ”میں بھی سیدنا وابصہ والی حدیث کے مطابق فتوی دیتا ہوں۔“

(سنن الدّارمي: 816/2، ح: 1323)

## دلیل نمبر ⑨

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (م: 456ھ) لکھتے ہیں:

”ثابت ہوا کہ جو صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز اور صف قائم نہ رکھنے والے کی نماز

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



کو درست کہتا ہے، اس کے پاس قرآن وسنت اور اجماع سے بالکل کوئی بھی دلیل نہیں۔"

(المُحلّٰی : 58/4، رقم المسئلة : 415)

## دلیل نمبر ⑩

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (م: 311ھ) اس حدیث پر تبویب فرماتے ہیں:

بَابُ الزَّجْرِ عَنْ صَلَاةِ الْمَأْمُومِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَہٗ .

"صف کے پیچھے اکیلے آدمی کو نماز سے منع کرنے کا بیان۔"

نیز فرماتے ہیں:

إِنَّ صَلَاتَہٗ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَہٗ غَیْرُ جَائِزَةٍ، یَجِبُ عَلَیْهِ اسْتِقْبَالُهَا .

"صف کے پیچھے اکیلے آدمی کے لیے نماز پڑھنا جائز نہیں بل کہ فرض ہے کہ وہ اسے دوبارہ ادا کرے۔" (صحیح ابن خُزَیمة : 30/3)

## اکیلے آدمی کی نماز کے جواز پر دلائل اور ان پر تبصرہ :

صف کے پیچھے اکیلے آدمی کی نماز نہیں ہوتی، بعض احباب اسے جائز کہتے ہیں، ان کے استدلال کا جائزہ پیش خدمت ہے:

**دلیل نمبر ① :** سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

صَلَّیْتُ أَنَا وَیَتِیمٌ فِي بَیْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَأُمِّي أُمُّ سُلَیْمٍ خَلْفَنَا .

"میں اور ایک لڑکے نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں اپنے گھر نماز پڑھی۔ میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے تھیں۔"

(صحیح البخاري : 727، صحیح مسلم : 658)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## تجزیہ :

یہ اجازت عورت کے لئے خاص ہے، اکیلے مرد کی نماز کا جواز اس سے ثابت نہیں ہوتا۔

امام بخاری رحمہ اللہ کی تبویب ملاحظہ ہو:

بَابٌ : الْمَرْأَةُ وَحْدَهَا تَكُونُ صَفًّا .

''اس بات کا بیان کہ عورت اکیلی بھی ہو، تو صف شمار ہوتی ہے۔''

اگر مرد اکیلا صف شمار ہو سکتا ہے، تو اس تبویب کا کیا مطلب ہوا؟ نیز مرد و عورت دونوں پر امام کے پیچھے صف بنانا ضروری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

«سَوُّوا صُفُوفَكُمْ، فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ» .

''صفوں کو درست کیجئے! کیونکہ صفوں کی درستی نماز کے قیام کا حصہ ہے۔''

(صحيح البخاري : 723، صحيح مسلم : 433)

اکیلی عورت کا صف ہونا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح فرمان کی وجہ سے جائز ہو گیا، جبکہ اکیلے مرد کے صف نہ ہونے پر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین واضح ہیں، لہٰذا اکیلے مرد کی صف کے جواز پر کوئی دلیل نہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا والی روایت سے دلیل لینے والے کہتے ہیں کہ عورت کے لیے صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونا جائز ہے، تو مرد کے لیے بھی جائز ہے، لیکن میں اسے غلط سمجھتا ہوں۔ عورت کے لیے طریقہ کار یہ ہے کہ وہ اکیلی ہو، تو صف کے پیچھے کھڑی ہو، اس کا امام کے برابر کھڑا ہونا ممنوع ہے، اسی طرح وہ مردوں کی صف میں بھی کھڑی نہیں ہو سکتی، جبکہ مرد مقتدی اکیلا ہو، تو وہ امام کے دائیں جانب کھڑا ہو گا اور اگر مقتدی ایک سے زیادہ ہوں، تو امام کے پیچھے صف میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کھڑے ہوں گے، حتی کہ پہلی صف مکمل ہو جائے۔ اکیلا مقتدی ہو، تو اس کے لیے امام کے پیچھے کھڑا ہونا جائز نہیں۔ اس بات پر تو سب کا اتفاق ہے کہ اگر امام کے دائیں جانب مقتدی کھڑا ہو، تو بعد میں آنے والے کا پچھلی صف میں اکیلے کھڑا ہونا نبی اکرم ﷺ کی سنت کے خلاف ہے۔'' (صحیح ابن خُزَیمۃ : 3/ 30)

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ (456ھ) فرماتے ہیں :

''یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل نہیں، کیونکہ اس میں تو مَردوں کے پیچھے عورتوں کا خاص حکم بیان ہوا ہے، جب عورتیں زیادہ ہوں ان کے لئے بھی صفوں کا قیام فرض ہوگا۔ یہ جائز نہیں کہ مذکورہ حدیث کی وجہ سے سیدنا وابصہ کی حدیث کو چھوڑ دیا جائے یا حدیث وابصہ کی بنا پر عورت کی نماز والی حدیث کو چھوڑ دیا جائے۔''

(المُحلّٰی : 4/57)

معلوم ہوا کہ اس حدیث سے صف کے پیچھے اکیلے مرد کی نماز کا جواز ثابت نہیں ہوتا۔

**دلیل نمبر ②** : سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں :

قَامَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ، فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ، فَتَنَاوَلَنِي مِنْ خَلْفِ ظَهْرِهٖ، فَجَعَلَنِي عَلٰى يَمِينِهٖ.

''رسول اکرم ﷺ رات کو نماز کے لیے کھڑے ہوئے، میں آپ کی بائیں جانب کھڑا ہوا، تو آپ نے مجھے پیچھے سے پکڑ کر دائیں جانب کر دیا۔''

(صحیح البخاري : 726، صحیح مسلم : 763)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔

(صحیح مسلم : 3010)

محل استشہاد آپ ﷺ کا دونوں صحابہ کو پکڑ کر دائیں جانب لانا ہے اور وجۂ استشہاد یہ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

ہے کہ جب دونوں صحابہ کو پیچھے لایا گیا، تو وہ ''خلف الصّف'' یعنی صف کے پیچھے ہو گئے تھے۔ ان کی نماز ایسا کرنے سے باطل نہیں ہوئی، لہٰذا صف کے پیچھے اکیلے مرد کی نماز جائز ہے۔

**تجزیہ :** اس حدیث سے صف کے پیچھے اکیلے مرد کی نماز جائز ہونے کا استدلال درست نہیں، کیونکہ سیدنا ابن عباس اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہم نے صف کے پیچھے نماز نہیں پڑھی، بل کہ صرف ایک مجبوری کی بنا پر جگہ تبدیل کی ہے۔ اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ ان دونوں صحابہ نے صف کے پیچھے سے اپنی جگہ تبدیل کرتے ہوئے نماز کا کچھ حصہ ادا کیا تھا، تو بھی اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ایک مرد اپنی پوری نماز ہی صف کے پیچھے اکیلا ادا کر لے، بل کہ زیادہ سے زیادہ مجبوری کی بنا پر جگہ تبدیل کرتے ہوئے ایسا کرنا جائز ہو گا۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صف کے پیچھے اکیلے مَرد کی نماز کو عمومی طور پر کالعدم قرار دیا ہے، اس سے یہ جگہ تبدیل کرنے کی مجبوری والی صورت خاص دلیل کی بنا پر خارج ہو جائے گی۔ صف میں نماز پڑھنے والے شخص کو صف تبدیل کرتے ہوئے اپنی صف کے پیچھے ہونے والی نماز دہرانی نہیں پڑے گی، جبکہ باہر سے آ کر جماعت کے ساتھ ملنے والا شخص اگر صف کے پیچھے اکیلا نماز پڑھے گا، تو اسے ہماری ذکر کردہ پہلی دلیل کی بنا پر نماز دہرانی پڑے گی کیونکہ فرمانِ رسول یہی ہے۔ یوں اس سلسلے کی سب احادیث پر عمل ہو جائے گا۔

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

''اس حدیث میں ان کے لیے کوئی دلیل نہیں، کیونکہ ہم ذکر کر چکے ہیں کہ احادیث کو ایک دوسرے کے خلاف کہنا جائز نہیں۔ یہ تو دین کے ساتھ مذاق اور تمسخر ہے۔ وابصہ اور علی بن شیبان رضی اللہ عنہما کی روایت کو بنیاد بنا کر جابر اور ابن عباس رضی اللہ عنہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کی روایت کو چھوڑ دینے والے اور جابر و ابن عباس رضی اللہ عنہم کی روایت کو بنیاد بنا کر وابصہ وعلی بن شیبان رضی اللہ عنہما کی روایت کو چھوڑ دینے والے اس کام میں برابر ہیں۔ یہ سب صورتیں بالکل باطل ہیں اور بلا دلیل ہیں۔اس سلسلے میں حق یہ ہے کہ ساری احادیث پر عمل کیا جائے ، یہ ساری حق ہیں ، ان کی مخالفت جائز نہیں۔''

(المُحلّٰی : 4/57)

نیز لکھتے ہیں :

مَا سُمِّيَ قَطُّ الْمُدَارُ عَنْ شِمَالٍ إِلٰی يَمِينٍ مُصَلِّيًا وَّحْدَهٗ خَلْفَ الصَّفِّ .

''بائیں سے دائیں جانب گھمائے جانے والے شخص کو کبھی بھی صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے والے کا نام نہیں دیا گیا۔''(أيضًا)

**دلیل نمبر ③ :** سیدنا ابو بکرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

إِنَّهُ انْتَهٰی إِلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ، فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَّصِلَ إِلَی الصَّفِّ، فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : زَادَكَ اللّٰهُ حِرْصًا وَّلَا تَعُدْ .

''میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، تو آپ رکوع میں تھے۔ انہوں نے صف کے ساتھ ملنے سے پہلے ہی رکوع کر لیا، پھر اس بات کا تذکرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، تو آپ نے فرمایا: اللہ آپ کی حرص کو بڑھائے ، لیکن آئندہ ایسا مت کیجئے۔''

(صحيح البخاري : 783)

## تجزیہ :

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



اس روایت سے بھی ویسا ہی استدلال کیا گیا ہے، جیسا کہ سابقہ روایت سے کیا گیا تھا۔
حالانکہ واضح ہے کہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رکوع کی حالت میں دیکھ کر فوراً پچھلی صف سے ہی رکوع میں چلے گئے اور پھر چل کر اگلی صف میں شامل ہو گئے، ان کا یہ چلنا صف میں شامل ہونے کے لیے تھا، نہ کہ اکیلے نماز پڑھنے کے لیے۔

اگر تسلیم کر لیا جائے کہ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے صف کے پیچھے اکیلے نماز ادا کی تھی، تو پھر بھی یہ دلیل نہیں بنتی، کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع کر دیا تھا کہ آئندہ یہ کام نہ کریں۔

علامہ ابن حزم رحمہ اللہ کا فتویٰ ملاحظہ ہو:

هٰذَا الْخَبَرُ حُجَّةٌ عَلَيْهِمْ لَنَا ......... فَقَدْ ثَبَتَ أَنَّ الرُّكُوعَ دُونَ الصَّفِّ، ثُمَّ دُخُولُ الصَّفِّ كَذٰلِكَ لَا يَحِلُّ.

''یہ حدیث تو ہماری دلیل ہے ...... اس حدیث سے ثابت ہوا کہ صف کے پیچھے رکوع کر کے صف میں شامل ہونا بھی جائز نہیں (چہ جائیکہ ایک دو رکعات یا پوری نماز ادا کرنا)۔'' (المُحلّٰی : 4/58,57)

رہا یہ اعتراض کہ اگر یہ کام جائز نہ تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کو وہ رکعت دوبارہ پڑھنے کا حکم کیوں نہیں دیا، جس میں انہوں نے رکوع صف کے پیچھے ہی کر لیا تھا؟ تو پہلے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے وہ رکعت نہیں دہرائی تھی۔ عدمِ ذکر عدمِ وجود کی دلیل نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو نماز دہرانے کا حکم دیا تھا، جس نے صف کے پیچھے اکیلے نماز ادا کی تھی۔

## صحابہ و تابعین سے منسوب غیر ثابت اقوال:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اس سلسلے میں بعض آثار پیش کئے جاتے ہیں، انہیں بھی ایک نظر دیکھ لینا چاہیئے۔

❁ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے والے شخص کے بارے میں سوال ہوا، تو انہوں نے فرمایا: وہ نماز نہ دہرائے۔(مصنّف ابن أبي شيبة : 2/12)

سند ''ضعیف'' ہے۔

① ابو معاویہ محمد بن خازم ضریر ''مدلس'' ہے۔ سماع کی تصریح نہیں کی۔

② جویبر بن سعید ازدی سخت ''ضعیف'' اور ''متروک'' ہے۔

③ ضحاک بن مزاحم کا سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔

❁ حسن بصری رحمہ اللہ سے منسوب ہے:

''ایسے شخص کی نماز ہو جائے گی۔''(مصنّف ابن أبي شيبة : 2/12)

سند سخت ''ضعیف'' ہے۔

① حفص بن غیاث ''مدلس'' ہے۔

② اشعث بن سوار ''ضعیف'' ہے۔

③ اگر عمرو سے مراد عمرو بن عبید ہے، تو وہ ''متروک'' ہے۔

❁ امام حسن بصری رحمہ اللہ کے بارے میں اسی طرح کی ایک اور روایت بھی ہے۔ (أيضاً)

لیکن سند یونس بن عبید کی تدلیس کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔

معلوم ہوا کہ صحابہ و تابعین سے ثابت نہیں کہ انہوں نے صف کے پیچھے اکیلے مرد کی نماز کو جائز کہا ہو۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



البتہ امام شافعی رحمہ اللہ اسے جائز کہتے ہیں اور دلیل سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کے واقعے کو بناتے ہیں کہ انہوں نے صف کے پیچھے اکیلے نماز ادا کی۔ اس پر مفصل بحث پچھلے صفحات میں گزر چکی ہے۔ اس حدیث سے خاص عورت کے لیے صف کے پیچھے اکیلے نماز کا جواز ثابت ہوتا ہے۔ مردوں کے لیے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے کا جواز ثابت نہیں ہوتا۔

## اگر پہلی صف مکمل ہو تو؟:

سیدنا وابصہ بن معبد اور سیدنا علی بن شیبان رضی اللہ عنہما کی حدیث بہت واضح ہے کہ صف کے پیچھے کسی بھی اکیلے نمازی کی نماز نہیں ہوتی اور اگر کوئی ایسا کر لے، تو اسے چاہیے کہ نماز دہرائے۔ اس حدیث کے عموم سے بلا دلیل کسی خاص صورت کو مستثنیٰ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ کہنا کہ اگر پہلی صف میں جگہ نہ ہو، تو صف کے پیچھے اکیلے کی نماز ہو جاتی ہے۔ اہل علم کے ہاں حیثیت نہیں رکھتا۔

## صف کے پیچھے اکیلا آنے والا کیا کرے؟

اگر کوئی شخص نماز کے لیے مسجد میں آئے اور صف مکمل ہو چکی ہو، صف کے پیچھے وہ اکیلا ہی ہو، تو اس کے لیے دو صورتیں ہیں:

① اگلی صف سے ایک آدمی کو کھینچ کر اپنے ساتھ ملا لے۔ اس کی دلیل جابر رضی اللہ عنہ والی حدیث ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تھے۔ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ہی میں مجھے ہاتھ سے پکڑا اور پیچھے سے گھماتے ہوئے دائیں جانب کھڑا کر دیا۔ اس کے بعد سیدنا جبار بن صخر رضی اللہ عنہ آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب کھڑے ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں کو پکڑ پچھلی صف میں کر دیا۔ (صحیح مسلم: 3010)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



معلوم ہوا کہ نئی صف بنانے کے لئے اگلی صف سے آدمی کو پیچھے کیا جا سکتا ہے اور ایک صف بنانے کے لیے اتنی حرکت بھی جائز ہے۔ پہلی صف سے آدمی کھینچنے کے عمل کو صف توڑنا شمار کرنا اور صف توڑنے کی وعیدیں اس پر منطبق کرنا خطا ہے، عذر کی بنا پر کسی شخص کا صف سے نکلنا صف توڑنے میں شمار نہیں ہوتا، مثلاً نماز میں بے وضو ہو جائے، تو بھلا وہ صف سے نکل کر نہیں جائے گا؟ اگر جائے گا اور یقیناً جائے گا، تو کیا یہ عمل صف توڑنا شمار ہو گا؟ اور کیا اس طرح پہلی صف ناقص ہو جائے گی؟ قطعاً نہیں۔

② بعد میں آنے والا شخص کسی بنا پر اگلی صف سے نمازی کو کھینچنا نہیں چاہتا یا کسی وجہ سے کھینچ نہیں پاتا، تو وہ اس وقت تک انتظار کرے جب تک کوئی اور نمازی نہ آ جائے۔ اگر اسی انتظار میں جماعت نکل جانے کا خطرہ ہو، تو صف کے پیچھے اکیلا نماز نہ پڑھے، کیونکہ صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنا بہر حال جائز نہیں، کیونکہ انتظار کرتے رہنے سے تو ایک مجبوری کی بنا پر صرف جماعت ضائع ہو گی، لیکن اگر اس نے صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھ لی، تو سرے سے نماز ہی ضائع ہو جائے گی اور نماز دوبارہ پڑھنا ضروری ہو گا۔

❀❀❀❀❀❀❀

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



# صف بندی کے متفرق مسائل

## ستونوں کے درمیان صف :

بوقت ضرورت ستونوں کے درمیان صف بنائی جا سکتی ہے، جیسا کہ عبدالحمید بن محمود رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كُنَّا مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي الصَّفِّ، فَرَمَوْا بِنَا حَتّٰى أُلْقِينَا بَيْنَ السَّوَارِي، فَتَأَخَّرَ، فَلَمَّا صَلّٰى؛ قَالَ : قَدْ كُنَّا نَتَّقِي هٰذَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''ہم سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ صف میں تھے۔ لوگوں نے ہمیں دھکیلا، تو ہم ستونوں کے درمیان چلے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ ستونوں سے پیچھے ہٹ گئے۔ نماز کے بعد فرمایا : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ہم ستونوں کے درمیان نماز پڑھنے سے بچتے تھے۔''

(مسند أحمد : 104/3؛ سنن أبي داوٗد : 673؛ سنن النّسائي : 820؛ سنن التّرمذي : 229؛ السنن الكبرٰى للبيهقي : 104/3، واللّفظ لهٗ؛ المستدرك للحاكم : 210/1، وسندهٗ حسنٌ)

اسے امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن''، امام خزیمہ (۱۵۶۸)، امام ابن حبان (۲۲۱۸) اور امام حاکم (۲۱۸/۱) رحمہم اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔(فتح الباري : 578/1)

امام ترمذی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



قَدْ كَرِهَ قَوْمٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يُّصَفَّ بَيْنَ السَّوَارِي، وَبِهٖ يَقُولُ أَحْمَدُ، وَإِسْحَاقُ وَقَدْ رَخَّصَ قَوْمٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي ذٰلِكَ .

”اہل علم کی ایک جماعت نے ستونوں کے درمیان نماز پڑھنے کو ناپسند کیا ہے۔ امام احمد اور امام اسحاق بن راہویہ رحمہما اللہ یہی کہتے ہیں، جب کہ اہل علم کی ایک جماعت اس بارے میں رخصت بھی دیتی ہے۔“

(سنن التّرمذي، تحت الحديث : 229)

❀ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَا تَصُفُّوا بَيْنَ السَّوَارِي . ”ستونوں کے درمیان صف نہ بناؤ۔“

(السّنن الكبرٰى للبيهقي : 104/3، وسندهٗ صحيحٌ)

ابن منذر رحمہ اللہ (م:۳۱۹ھ) لکھتے ہیں:

لَوِ اتَّقٰى مُتَّقٍ كَانَ حَسَنًا، وَلَا مَأْثَمَ عِنْدِي عَلٰى فَاعِلِهٖ .

”اجتناب بہتر ہے، لیکن اگر ایسا کرے، تو کوئی گناہ نہیں۔“

(الأوسَط : 184/4)

علامہ ابن العربی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لَا خِلَافَ فِي جَوَازِ الصَّفِّ بَيْنَ السَّوَارِي عِنْدَ الضِّيقِ، وَأَمَّا مَعَ السَّعَةِ؛ فَهُوَ مَكْرُوهٌ لِّلْجَمَاعَةِ، فَأَمَّا الْوَاحِدُ؛ فَلَا بَأْسَ بِهٖ، وَقَدْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ بَيْنَ سَوَارِيهَا .

”تنگی کے وقت ستونوں کے درمیان صف بنانے کے جواز میں کوئی اختلاف نہیں، البتہ جگہ کی وسعت کے باوجود ایسا کرنا مکروہ ہے۔ اکیلا شخص ایسا کرے، تو حرج

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے کعبہ میں دو ستونوں کے درمیان نماز پڑھی تھی۔‘‘

(عارضة الأحوذي : 28/2)

## الحاصل :

یہ کراہت تنزیہی ہے۔ بامر مجبوری ستونوں کے درمیان صف بنانے میں کوئی حرج نہیں۔

## بالائی منزل اور تہ خانہ میں نماز :

① عورتوں کی صف اگر بالائی منزل پر یا تہ خانہ میں ہو اور مردوں کی صف زمین کی سطح پر ہو، عورتوں کی صف مردوں کی صف سے مقدم ہو، تو نماز درست ہے۔

② عورتوں کی صف اور امام کے درمیان دیوار یا پردہ حائل ہو، تو نماز درست ہے۔

③ مجبوری اور عذر کی صورت میں عورتوں کی صف امام سے مقدم ہو، درمیان میں دیوار یا پردہ حائل ہو، تو نماز درست ہوگی۔ آڑ کی صورت میں وہ امام کے پیچھے ہی متصور ہوں گی۔

④ اگر امام ایک کمرے میں ہو اور اس کے ساتھ چند مقتدی ہوں اور جگہ کی تنگی کی بنا پر باقی دوسرے کمرے میں امام کی اقتدا کریں، تو درست ہے۔

⑤ اگر مسجد سے متصل مکان میں امام کی تکبیرات سنائی دیتی ہوں، تو اس مکان کی چھت یا صحن میں امام کی اقتدا درست ہے۔

دلائل ملاحظہ ہوں :

① سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں :

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فِي حُجْرَتِهٖ، وَجِدَارُ الْحُجْرَةِ قَصِيرٌ، فَرَأَى النَّاسُ شَخْصَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ أُنَاسٌ يُّصَلُّونَ بِصَلَاتِهٖ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



”رسول اللہ ﷺ رات کو حجرہ میں نماز ادا فرماتے۔حجرے کی دیوار چھوٹی تھی، صحابہ نے نبی اکرم ﷺ کا سراپا دیکھا اور کھڑے ہوکر آپ کی اقتدا کرنے لگے۔“

(صحيح البخاري : 729)

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث پر باب قائم کیا ہے:

بَابٌ إِذَا كَانَ بَيْنَ الْإِمَامِ وَبَيْنَ الْقَوْمِ حَائِطٌ أَوْ سُتْرَةٌ .

”امام اور مقتدیوں کے مابین دیوار یا پردہ حائل ہوتو۔“

② صالح مولی تو أمہ کہتے ہیں:

صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَوْقَ الْمَسْجِدِ بِصَلَاةِ الْإِمَامِ، وَهُوَ أَسْفَلُ .

”سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی چھت پر نماز پڑھی، امام نیچے تھا۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : 222/2، وسندهٗ حسنٌ)

③ سعید بن مسلم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

رَأَيْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ صَلّٰى فَوْقَ ظَهْرِ الْمَسْجِدِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ، وَمَعَهٗ رَجُلٌ آخَرُ، يَعْنِي وَيَأْتَمُّ بِالْإِمَامِ .

”سالم بن عبد اللہ رحمہ اللہ نے ایک شخص کے ساتھ مسجد کی چھت پر امام کی اقتدا میں مغرب کی نماز پڑھی۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : 222/2، وسندهٗ صحيحٌ)

④ منصور بن معتمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ إِلٰى جَنْبِ مَسْجِدِنَا سَطْحٌ، عَنْ يَّمِينِ الْمَسْجِدِ، أَسْفَلُ مِنَ الْإِمَامِ، فَكَانَ قَوْمٌ هَارِبِينَ فِي إِمَارَةِ الْحَجَّاجِ، وَبَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



حَائِطٌ طَوِيلٌ يُصَلُّونَ عَلٰى ذٰلِكَ السَّطْحِ، وَيَأْتَمُّونَ بِالْإِمَامِ، فَذَكَرْتُهٗ لِإِبْرَاهِيمَ، فَرَآهُ حَسَنًا .

''ہماری مسجد کی دائیں جانب ایک جگہ تھی، جو امام کی جگہ کی نسبت نیچی تھی۔ کچھ لوگ حجاج کے دور میں بھاگے ہوئے تھے،ان کے اور مسجد کے درمیان ایک لمبی دیوار حائل تھی۔ وہ اس امام کی اقتدا میں پس دیوار نماز پڑھتے تھے۔ میں نے امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے اس بارے میں پوچھا،تو انہوں نے درست قرار دیا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 222/2، وسندهٗ صحيحٌ)

⑤ عبداللہ بن عون رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں :

سُئِلَ مُحَمَّدٌ عَنِ الرَّجُلِ يَكُونُ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ، يُصَلِّي بِصَلَاةِ الْإِمَامِ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَ : لَا أَعْلَمُ بِهٖ بَأْسًا، إِلَّا أَنْ يَّكُونَ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ .

''امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ رمضان میں ایک شخص کسی گھر کی چھت پر امام کی اقتدا میں نماز پڑھتا ہے،فرمایا: میں اس میں کوئی حرج خیال نہیں کرتا، الا یہ کہ وہ امام سے آگے ہو۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 222/2، وسندهٗ صحيحٌ)

⑥ ہشام بن عروہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں :

إِنَّ عُرْوَةَ كَانَ يُصَلِّي بِصَلَاةِ الْإِمَامِ، وَهُوَ فِي دَارِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، وَبَيْنَهُمَا وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ طَرِيقٌ .

''عروہ بن زبیر رحمہ اللہ امام کی اقتدا میں حمید بن عبد الرحمٰن بن حارث کے گھر میں نماز ادا کرتے،حالانکہ ان کے اور مسجد کے درمیان ایک راستہ تھا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 222/2، وسندهٗ صحيحٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## فائدہ ① :

ایک روایت بیان کی جاتی ہے:

مَنْ كَانَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْإِمَامِ طَرِيقٌ أَوْ نَهْرٌ أَوْ صَفٌّ مِّنْ نِّسَاءٍ؛ فَلَيْسَ هُوَ مَعَ الْإِمَامِ .

”جس کے اور امام کے درمیان راستہ، نہر یا عورتوں کی صف اگر حائل ہے، تو نماز امام کی اقتدا میں نہیں شمار کی جائے گی۔“

(المَبسوط للسّرخسي : 184/1، 193، بدائع الصّنائع للكاساني : 240/1، البِناية شرح الهِداية للعَيني : 353/2، المُحيط البُرهاني في الفقه النّعماني : 421/1)

یہ روایت موضوع من گھڑت ہے، ایسی روایات بیان کرنے سے بچنا چاہئے۔

## فائدہ ② :

سیدنا عقبہ بن عمرو، ابو مسعود انصاری، بدری رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَّقُومَ الْإِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ، وَالنَّاسَ خَلْفَهٗ .

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ کوئی امام کسی بلند چیز پر کھڑا ہو اور لوگ اس کی اقتدا کر رہے ہوں۔“(سنن الدّارقطني : 1882)

سند سلیمان بن مہران اعمش اور ابراہیم بن یزید نخعی کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

## فائدہ ③ :

شعبی رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

سَأَلْتُهٗ عَنِ الْمَرْأَةِ تَأْتَمُّ بِالْإِمَامِ وَبَيْنَهُمَا طَرِيقٌ، فَقَالَ : لَيْسَ ذٰلِكَ لَهَا .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



”میں نے ان سے ایسی عورت کے بارے میں پوچھا، جو امام کی اقتدا میں نماز ادا کرے، جبکہ اس کے اور امام کے درمیان راستہ حائل ہو، فرمایا: جائز نہیں۔“

(مصنّف ابن أبي شيبة : 222/2، وسندهٗ صحيحٌ)

شعبی رحمہ اللہ کا یہ قول صحیح حدیث اور دیگر سلف کے خلاف ہے، لہٰذا درست نہیں۔

## فائدہ ④ :

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

إِذَا كَانَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْإِمَامِ طَرِيقٌ، أَوْ نَهْرٌ، أَوْ حَائِطٌ؛ فَلَيْسَ مَعَهٗ .

”جب نمازی اور امام کے درمیان راستہ، نہر یا دیوار حائل ہو، تو وہ امام کی اقتدا میں نہیں ہے۔“(مصنّف ابن أبي شيبة : 222/2)

سند ”ضعیف“ ہے:

① نعیم بن ابو ہند کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سماع و لقا نہیں ہے۔

② حفص بن غیاث ”مدلس“ ہے۔

③ لیث بن ابو سلیم جمہور محدثین کے نزدیک ”ضعیف، سیء الحفظ“ ہے۔

مصنف عبد الرزاق (4880) والی سند میں نعیم بن ابو ہند اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان ”انقطاع“ کے ساتھ ساتھ سلیمان بن طرخان تیمی اور امام عبد الرزاق کا عنعنہ ہے۔

## فائدہ ⑤ :

امام ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

إِنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يُّصَلِّيَ بِصَلَاةِ الْإِمَامِ، إِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا طَرِيقٌ، أَوْ نِسَاءٌ .

”وہ امام کی اقتدا میں نماز پڑھنے کو اس وقت مکروہ سمجھتے تھے، جب نمازی اور امام

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



کے درمیان راستہ یا عورتیں ہوتیں۔''(مصنّف ابن أبي شيبة : 2/222)

سند سفیان ثوری اور اعمش کی ''تدلیس'' کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔

مصنف عبد الرزاق (4882) والی سند میں ابن مجالد اور اس کا باپ مجالد کون ہے؟ ان کی تعیین وتوثیق درکار ہے۔ نیز امام عبد الرزاق ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

قاضی ابو یوسف کی ''الآثار'' (322) کی سند جھوٹی ہے۔ یوسف بن ابو یوسف کی توثیق نہیں مل سکی۔ ابو یوسف جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' ہیں اور نعمان بن ثابت باتفاقِ محدثین ''ضعیف ومتروک'' ہیں۔ حماد بن ابو سلیمان ''مختلط'' ہیں۔ نعمان بن ثابت نے ان سے اختلاط کے بعد روایت لی ہے۔

محمد بن حسن شیبانی کی ''الآثار'' (115) والی سند کا یہی حال ہے۔ محمد بن حسن شیبانی ''متروک وکذاب'' ہے۔ حماد بن ابی سلیمان کا ''اختلاط'' بھی ہے۔

## تنبیہ:

خُنثٰی (ہیجڑے) میں اگر مردوں والی علامات پائی جائیں، تو وہ مردوں کی صف میں کھڑا ہوگا اور اگر عورتوں والی علامات ہوں، تو عورتوں کی صف میں کھڑا ہوگا۔ البتہ خُنثٰی مشکل (جس میں کسی ایک جنس کی علامات واضح نہ ہوں) مردوں کے ساتھ کھڑا ہو۔ واللہ اعلم!

## صف مکمل ہو، تو امام کے ساتھ کھڑا ہونا:

صف مکمل ہونے کی صورت میں مقتدی کا امام کے ساتھ مل کر کھڑا ہونا درست نہیں، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امامت کروا رہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کی بائیں جانب آ کر بیٹھ گئے:

فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ، اسْتَأْخَرَ .

''سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو پیچھے ہٹ گئے۔''

(صحيح البخاري : 683، صحيح مسلم : 418)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



معلوم ہوا کہ مقتدی امام کے ساتھ صف مکمل ہونے کی صورت میں کھڑا نہیں ہوسکتا، تب ہی تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا۔عذر کی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی جگہ کھڑے رہنے کا اشارہ فرمایا۔

علامہ عینی حنفی (۸۵۵ھ) لکھتے ہیں:

لَوْ قَامَ وَاحِدٌ بِجَنْبِ الْإِمَامِ وَخَلْفَهٗ صَفٌّ يُكْرَهُ بِالْإِجْمَاعِ .

''اگر کوئی مقتدی امام کے ساتھ کھڑا ہو، جبکہ اس کے پیچھے صف بھی موجود ہے، تو یہ بالاجماع (امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام شیبانی کے نزدیک) مکروہ ہے۔''

(البِنَاية شرح الهِداية : 342/2)

صف مکمل ہونے کی صورت میں امام کے ساتھ کھڑے ہونے کا جواز جس حدیث سے ثابت ہوتا ہے، وہ ضعیف ہے، ملاحظہ ہو:

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے:

قَالَ رَجُلٌ لِّلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : عَلِّمْنِي عَمَلًا أَدْخُلِ الْجَنَّةَ، قَالَ : «كُنْ مُؤَذِّنًا، أَوْ إِمَامًا، أَوْ بِإِزَاءِ الْإِمَامِ» .

''ایک آدمی نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ایسا عمل بتائیے، جس سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں، فرمایا: مؤذّن بنیں، امام بنیں یا امام کے برابر کھڑے ہو جائیں۔''

(التّاريخ الكبير للبُخاري : 37/1، المُعجَم الأوسط للطَّبَراني : 7737، الكامل في ضُعَفاء الرّجال لابن عدي : 284/7، الضُّعفاء الكبير للعُقَيلي : 22/4)

سند ''ضعیف'' ہے، محمد بن اسماعیل ضبی ''منکر الحدیث'' ہے۔ امام بخاری (التاریخ الکبیر: 37/1)، امام ابن عدی (الکامل فی ضعفاء الرجال: 284/7) اور امام ابن الجارود رحمۃ اللہ علیہم (لسان المیزان لابن حجر: 467/6) نے ''منکر الحدیث'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ نے ''مجہول'' کہا ہے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتِم : 189/7)

سوائے امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثقات : 49/9) کے کسی نے توثیق نہیں کی۔

مصنف ابن ابو شیبہ(537/2) میں امام حسن بصری رحمہ اللہ کا قول یونس بن عبید کے عنعنہ کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔

ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کے قول کی سند میں ہشیم بن بشیر ''مدلس'' ہیں، انہوں نے سماع کی تصریح نہیں کی۔

## کرسی پر نماز:

کرسی پر نماز سے حتی المقدور بچنا چاہیے، یہ کوئی مستحسن عمل نہیں، ہاں! اگر چارہ نہ ہو، تو جائز ہے، لیکن دیکھنے میں آیا ہے کہ ذرا سی تکلیف پر کرسی کا سہارا لیا جاتا ہے، جب کہ دکانوں اور گھروں میں کرسی کے بغیر ہی بیٹھے رہتے ہیں۔ آج سے بیس پچیس سال قبل یہی بیماریاں اور یہی عذر موجود تھے، لیکن مسجدوں میں یہ حال نہ تھا، اب دیکھا دیکھی مساجد میں رواج چل گیا ہے۔ ائمہ مساجد کو چاہئے کہ لوگوں کی اصلاح فرمائیں، جزاکم اللّٰہ خیرًا

ہاں بحالت مجبوری کرسی پر نماز درست ہے، تو کرسی صف کے درمیان ستون کے قائم مقام ہو گی، جس طرح دو ستونوں کے درمیان اضطراری حالت میں صف بنانا جائز ہے، اسی طرح صف کے درمیان کرسی رکھنا جائز ہو گا۔

## نماز میں بے وضو ہو جائے، تو؟

اللہ تعالیٰ کے ہاں مومن کتنا محترم ہے، اسلام نے جہاں کہیں بھی مسلمان کی عزت و وقار کو ٹھیس پہنچنے کا خدشہ محسوس کیا، وہاں اس کا بھرپور دفاع کیا ہے۔ غور کریں! کہ اگر کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



شخص صف میں کھڑا ہے اور اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے، تو ناک پکڑ کر صف سے خارج ہو جائے، لوگ یہی سمجھیں گے کہ اس کی نکسیر پھوٹ پڑی ہے، کسی کے ذہن میں خیال تک نہیں جائے گا کہ اس کی ہوا خارج ہوگئی ہے، یہ محاسن اسلام میں سے ہے۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ؛ فَلْيَأْخُذْ بِأَنْفِهِ، ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ».

”دوران نماز بے وضو ہو جائیں، تو ناک پکڑ کر صف سے نکل جائیں۔“

(سنن أبي داوٗد : 1114؛ سنن ابن ماجه : 1222، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن الجارود (۲۲۲)، امام ابن خزیمہ (۱۰۱۹) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ علیہم (۲۲۳۹) نے ”صحیح“ کہا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۱۸۴۔۲۶۰) نے اسے ”امام بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح“ قرار دیا ہے، حافظ ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

حافظ بوصیری کہتے ہیں کہ اس کی سند ”صحیح“ اور راوی ”ثقہ“ ہیں۔

(مِصباح الزُّجاجة : 145/1)

علامہ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّمَا أَمَرَهٗ أَنْ يَّأْخُذَ بِأَنْفِهِ لِيُوهِمَ الْقَوْمَ أَنَّ بِهٖ رُعَافًا، وَفِي هٰذَا بَابٌ مِّنَ الْأَخْذِ بِالْأَدَبِ فِي سَتْرِ الْعَوْرَةِ وَإِخْفَاءِ الْقَبِيحِ مِنَ الْأَمْرِ وَالتَّوْرِيَةِ بِمَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ، وَلَيْسَ يَدْخُلُ فِي هٰذَا الْبَابِ الرِّيَاءُ وَالْكَذِبُ، وَإِنَّمَا هُوَ مِنْ بَابِ التَّجَمُّلِ وَاسْتِعْمَالِ الْحَيَاءِ وَطَلَبِ السَّلَامَةِ مِنَ النَّاسِ.

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازی کو ناک پکڑ کر صف سے نکلنے کا حکم اس لیے دیا کہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



لوگوں کو یہ خیال گزرے کہ اس کی نکسیر پھوٹی ہے۔ اس نبوی تعلیم سے عیوب کی پردہ پوشی کے حوالے سے ادب کو اختیار کرنا، ناپسندیدہ معاملات کو خفیہ رکھنا اور مکروہ کاموں کا احسن انداز میں توریہ کرنا ثابت ہوتا ہے۔ اس معاملے میں ریاکاری و جھوٹ کو کوئی دخل نہیں۔ یہ تو احسن انداز، حیا داری اور لوگوں سے سلامتی کی راہ ہے۔''(مَعالِم السّنن :249/1)

## دو آدمیوں کی جماعت:

صف کم از کم دو آدمیوں کی ہوتی ہے:

❀ سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا ایک ساتھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے واپسی کی اجازت طلب کرنے گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ؛ فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا، ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا» .

''نماز کا وقت ہو جائے، تو اذان واقامت کہیں۔ پھر آپ میں بڑی عمر والا امام بنے۔''(صحيح البخاري : 658؛ صحيح مسلم : 293)

دو آدمی جماعت کرائیں، تو ایک دوسرے سے مل کر کھڑے ہوں:

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، فَصَلَّيْتُ خَلْفَهُ، فَأَخَذَ بِيَدِي، فَجَرَّنِي، فَجَعَلَنِي حِذَاءَهُ .

''میں رات کے آخری حصے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر کھینچا اور اپنے برابر کھڑا کر لیا۔''

(مسند الإمام أحمد : 330/3، وسندهٗ صحيحٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ (۳/ ۵۳۴) نے ''صحیح بخاری و مسلم رحمہما اللہ کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ، فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ، ثُمَّ جَاءَ، فَصَلّٰى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ، فَجِئْتُ، فَقُمْتُ عَنْ يَّسَارِهٖ، فَجَعَلَنِي عَنْ يَّمِينِهٖ، فَصَلّٰى خَمْسَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيطَهٗ، أَوْ قَالَ: خَطِيطَهٗ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ.

''میں نے ایک رات اپنی خالہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر بسر کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز پڑھ کر گھر تشریف لائے اور چار رکعت پڑھ کے سو گئے۔ پھر نماز کا قیام کیا، تو میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دائیں جانب کر دیا۔ پھر پانچ رکعت پڑھیں، اس کے بعد دو رکعت پڑھیں۔ پھر سو گئے، میں نے خراٹوں کی آواز سنی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کے لئے تشریف لے گئے۔''

(صحيح البخاري: 697، صحيح مسلم: 763)

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس حدیث سے یہ مسئلہ اخذ کیا ہے:

يَقُومُ عَنْ يَّمِينِ الْإِمَامِ بِحِذَائِهٖ سَوَاءً إِذَا كَانَا اثْنَيْنِ.

''جب دو مرد جماعت کرائیں، مقتدی امام کی دائیں جانب امام کے بالکل برابر کھڑا ہو گا۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (852ھ) لکھتے ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



قَوْلُهُ: سَوَاءً، أَيْ لَا يَتَقَدَّمُ وَلَا يَتَأَخَّرُ، وَفِي انْتِزَاعِ هٰذَا مِنَ الْحَدِيثِ الَّذِي أَوْرَدَهُ بُعْدٌ، وَقَدْ قَالَ أَصْحَابُنَا: يُسْتَحَبُّ أَنْ يَّقِفَ الْمَأْمُومُ دُونَهُ قَلِيلًا، وَكَأَنَّ الْمُصَنِّفَ أَشَارَ بِذٰلِكَ إِلٰى مَا وَقَعَ فِي بَعْضِ طُرُقِهٖ، فَقَدْ تَقَدَّمَ فِي الطَّهَارَةِ مِنْ رِّوَايَةِ مَخْرَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، بِلَفْظِ: فَقُمْتُ إِلٰى جَنْبِهٖ، وَظَاهِرُهُ الْمُسَاوَاةُ.

''امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ مقتدی برابر ہو، یعنی امام سے آگے ہو، نہ پیچھے۔ جو حدیث امام صاحب نے پیش کی ہے، اس سے یہ استنباط دقیق ہے۔ ہمارے علما کہتے ہیں کہ مقتدی امام سے تھوڑا پیچھے کھڑا ہو۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ان الفاظ کی طرف اشارہ کیا ہے، جو اس حدیث کی بعض سندوں میں موجود ہیں۔ کتاب الطہارۃ میں مخرمہ عن کریب عن ابن عباس کی سند سے یہ الفاظ مذکور ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جانب کھڑا ہوا۔اس سے ظاہر یہی ہوتا ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما برابر کھڑے ہوئے تھے۔''

(فتح الباري: 190/2)

❀ نافع مولی ابن عمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

قُمْتُ وَرَاءَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِي صَلَاةٍ مِّنَ الصَّلَوَاتِ، وَلَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ غَيْرِي، فَخَالَفَ عَبْدُ اللّٰهِ بِيَدِهٖ، فَجَعَلَنِي حِذَاءَهُ.

''میں ایک نماز میں سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور میرے علاوہ وہاں کوئی نہیں تھا۔سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے اپنے برابر کھڑا کر دیا۔''

(المؤطّأ للإمام مالك: 134/1، وسندهٗ صحيحٌ)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جماعت کرا رہے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفوں کو چیرتے ہوئے آگے آئے، تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے پیچھے ہٹنا چاہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہیں، اس کے بعد:

جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِذَاءَ أَبِي بَكْرٍ إِلٰى جَنْبِهٖ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُّصَلِّي بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ .

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایک جانب ان کے برابر بیٹھ گئے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا کر رہے تھے اور لوگ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی۔“

(صحيح البخاري : 683، صحيح مسلم : 418)

ثابت ہوا کہ دو آدمی جماعت کرا رہے ہوں، تو مقتدی امام کی دائیں جانب بالکل برابر کھڑا ہوگا۔ امام ابوحنیفہ اور قاضی ابو یوسف کا یہی مذہب ہے۔

لیکن المَبسوط للسّرخسي (۱/ ۴۳)، بدائع الصَّنائع للكاساني الحنفي (۱/۱۵۹) اور الهداية (۱/۱۲۶، باب الإمامة) میں محمد بن حسن شیبانی کی رائے ہے کہ مقتدی اپنی انگلیاں امام کی ایڑھی کے برابر رکھے۔

اس سلسلے میں امام ابوحنیفہ اور قاضی ابو یوسف کی رائے درست ہے، کیوں کہ وہ اسلاف کے موافق ہے اور احادیث اسی کی مؤید ہیں۔

علامہ عینی حنفی (۸۵۵ھ) لکھتے ہیں:

لَا يَتَأَخَّرُ عَنِ الْإِمَامِ، لِأَنَّ التَّأَخُّرَ خِلَافُ السُّنَّةِ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



”مقتدی امام سے پیچھے نہ ہٹے، پیچھے ہٹ کر کھڑے ہونا خلافِ سنت ہے۔“

(البِناية في شرح الهِداية : 340/2)

علامہ طحطاوی حنفی (م:۱۲۳۱ھ) کہتے ہیں:

اَلَّذِي فِي شُرُوحِ الْهِدَايَةِ وَالْقُدُورِيِّ وَالْكَنْزِ وَالْبُرْهَانِ وَالْقَهَسْتَانِيِّ أَنَّهٗ يَقِفُ مُسَاوِيًا لَّهٗ بِدُونِ تَقَدُّمٍ وَّبِدُونِ تَأَخُّرٍ مِّنْ غَيْرِ فُرْجَةٍ فِي ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ .

”ہدایہ وقدوری کی شروحات، کنز، برہان، قہستانی میں لکھا ہے کہ ظاہر الروایہ میں مقتدی امام کے برابر کھڑا ہوگا، ذرا بھی آگے پیچھے نہیں ہوگا، نیز امام اور مقتدی کے درمیان کوئی خالی جگہ نہیں ہوگی۔“(حاشية الطّحطاوي : 305)

ناصر السنۃ، علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ (م:۱۴۲۰ھ) فرماتے ہیں:

”سنت طریقہ یہ ہے کہ امام کے ساتھ نماز پڑھنے والا امام کی دائیں جانب اس کے برابر کھڑا ہو، اس سے آگے ہو، نہ پیچھے۔بعض مذاہب میں مذکور ہے کہ مقتدی امام سے اتنا پیچھے ہو کر کھڑا ہو کہ اپنے پاؤں کی انگلیاں تقریباً امام کی ایڑھیوں کے برابر رکھے۔ یہ بات جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں، صحیح حدیث کے خلاف ہے۔بعض سلف سے ثابت ہے کہ وہ امام کے برابر کھڑے ہوتے تھے۔“

(سِلسِلة الأحاديث الضّعيفة : 175/6، ح : 2590)

نیز فرماتے ہیں:

”بعض مذاہب میں مذکور ہے کہ امام سے تھوڑا پیچھے کھڑا ہونا مستحب ہے، بعض اس میں تفصیل بھی کرتے ہیں، لیکن سنت سے اس پر کوئی دلیل نہیں اور یہ احادیث کے مفہوم کے خلاف بھی ہے۔“(سِلسِلة الأحاديث الضّعيفة :270/1)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



مفتی تقی عثمانی صاحب کہتے ہیں:

''امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف کا مسلک یہ ہے کہ مقتدی اور امام دونوں برابر کھڑے ہوں گے،کوئی آگے پیچھے نہیں ہو گا اور امام محمد کے نزدیک مقتدی اپنا پنجہ امام کی ایڑھیوں کی محاذات میں رکھے گا۔فقہاے حنفیہ نے فرمایا کہ اگرچہ دلیل کے اعتبار سے شیخین کا قول راجح ہے،لیکن تعامل امام محمد کے قول پر ہے اور وہ احوط بھی ہے، اس لیے کہ برابر کھڑے ہونے میں غیر شعوری طور پر آگے بڑھ جانے کا اندیشہ پایا جاتا ہے،جب کہ امام محمد کا قول اختیار کرنے کی صورت میں یہ خطرہ نہیں ہے،لہٰذا فتویٰ بھی امام محمد ہی کے قول پر ہے۔''

(درسِ ترمذی:1/489-490)

بڑا حوصلہ ہے کہ دلیل بھی اپنے امام کے قول کے موافق دیکھ کر پھر اسے ردّ کر دیا جائے اور بغیر کسی دلیل کے خلافِ سنت قول کو مفتی بہ اور احوط قرار دے کر اپنا لیا جائے!

اگر کوئی متبع سنت یہ کہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان آ جانے کے بعد کسی کی بات نہیں مانی جا سکتی،تو وہ مطعون قرار دیا جاتا ہے، آخر کیوں؟

## دو مردوں کی جماعت میں تیسرے مرد کی شمولیت:

دو مرد باجماعت نماز پڑھ رہے ہوں تو بعد میں آنے والا مرد مقتدی کو پیچھے کھینچ لے گا یا جگہ کی مناسبت سے امام کو آگے کر دے گا:

❀ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ثُمَّ جِئْتُ حَتّٰی قُمْتُ عَنْ يَّسَارِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَ بِيَدِي، فَأَدَارَنِي حَتّٰی أَقَامَنِي عَنْ يَّمِينِهٖ، ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



صَخْرٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَنْ يَّسَارِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْنَا جَمِيعًا، فَدَفَعَنَا حَتّٰى أَقَامَنَا خَلْفَهٗ .

”(نبی اکرم ﷺ نماز میں تھے،) میں آیا اور آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔آپ ﷺ نے مجھے پکڑ کر پیچھے سے گھماتے ہوئے دائیں جانب کھڑا کر لیا۔ اس کے بعد جبار بن صخر رضی اللہ عنہ آئے اور نبی اکرم ﷺ کی بائیں جانب کھڑے ہو گئے۔آپ ﷺ نے ہم دونوں کو پیچھے کر دیا۔“

(صحیح مسلم : 3010)

## محاذات کا مسئلہ:

مردوں کی صفوں کے بعد عورتوں کی صفیں ہوتی ہیں۔عورت یا عورتوں کو نماز کے لیے مرد یا مردوں کے برابر کھڑا نہیں ہونا چاہیے،لیکن اگر کسی مجبوری کی بنا پر یا غلطی سے ایسا ہو جائے،تو نماز باطل نہیں ہوتی،کیوں کہ اس پر کوئی دلیل نہیں۔

بعض مذاہب میں محاذات کی چند صورتیں بیان کی گئی ہیں۔جو کہ درجِ ذیل ہیں :

”① عورت کا امام کے آگے یا برابر ہونا،اس سے امام اور اس عورت اور تمام مقتدیوں کی نماز فاسد ہو جائے گی۔

② عورت کا امام اور مقتدی مردوں کی صف کے درمیان میں یا مقتدی مردوں کی صفوں کے درمیان میں کھڑا ہونا، اس صورت میں ایک عورت اپنے پیچھے والی صرف پہلی صف کے محاذی ایک مرد کی نماز فاسد کرے گی اور دو عورتیں صرف پیچھے والی پہلی صف کے دو محاذی مردوں کی نماز فاسد کریں گی اور تین

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



عورتیں پیچھے والی تمام صفوں کے تین تین محاذی مردوں کی نماز فاسد کریں گی اور تین سے زیادہ عورتیں صفِ تام کے حکم میں ہونے کی وجہ سے پیچھے والی تمام صفوں کے تمام آدمیوں کی نماز فاسد کریں گی۔

ایک یا دو عورتیں آگے ہونے کی صورت میں اگر ان کے اور مردوں کے درمیان سترہ بقدرِ ایک ہاتھ حائل ہوگا تو مانع فساد ہوگا۔اس سے کم مانع فساد نہیں۔اور تین یا زیادہ عورتیں آگے ہونے کی صورت میں سترہ حائل ہونے کا اعتبار نہیں اور فسادِ نماز کا حکم بدستور برقرار رہے گا۔

③ عورتوں کا مردوں کی صف میں کھڑا ہونا، پس ایک عورت تین آدمیوں کی نماز فاسد کرے گی۔ایک اپنے دائیں اور ایک بائیں اور ایک پیچھے والی پہلی صف کے اپنی سیدھ والے آدمی کی اور دو عورتیں چار آدمیوں کی،یعنی ایک دائیں اور ایک بائیں اور دو پیچھے والی پہلی صف کے اپنی سیدھ والے دو آدمیوں کی نماز فاسد کریں گی۔اور تین عورتیں ایک ایک دائیں بائیں والے آدمی کی اور پیچھے والی ہر صف کے تین تین محاذی آدمیوں کی آخر صفوں تک نماز فاسد کریں گی اور تین سے زیادہ عورتیں دائیں اور بائیں والے ایک ایک آدمی کی اور پیچھے والی تمام صفوں کے تمام آدمیوں کی نماز فاسد کریں گی۔

④ ایک ہی صف میں ایک طرف آدمی ہو اور ایک طرف عورتیں ہوں اور ان کے درمیان میں کوئی حائل نہ ہو،تو صرف اس ایک آدمی کی نماز فاسد ہو گی،جو عورت کے متصل محاذی ہوگا اور باقی آدمیوں کی نماز درست ہو جائے گی، کیوں کہ یہ آدمی باقی آدمیوں اور عورتوں کے درمیان بمنزلہ سترہ ہو جائے گا۔

⑤ قدِ آدم یا زیادہ اونچا چبوترہ یا سائباں یا بالا خانہ وغیرہ ہے اور اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کے اوپر مرد ہیں اور نیچے ان کے محاذی عورتیں ہیں یا اس کے برعکس یعنی عورتیں اوپر ہیں اور نیچے ان کے محاذی مرد ہیں، تو یہ قدِ آدم اونچائی مانع فسادِ نماز ہو جائے گی اور مردوں کی نماز فاسد نہ ہوگی۔ قدِ آدم سے کم اونچائی مانع فساد نہ ہوگی۔''

(فتاوی دار العلوم زکریا از مفتی رضاء الحق: 276/2)

یہ ایسا الجھاؤ ہے، جس کی کوئی توجیہ قرآن وحدیث سے ہو سکتی ہے، نہ عقل سلیم سے۔ بلا دلیل نماز کو باطل قرار دینا، شریعت کے ساتھ سنگین مذاق ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ الْمَرْأَةَ لَا تَصُفُّ مَعَ الرِّجَالِ، وَأَصْلُهُ مَا يُخْشٰى مِنَ الْافْتِتَانِ بِهَا، فَلَوْ خَالَفَتْ؛ أَجْزَأَتْ صَلَاتُهَا عِنْدَ الْجُمْهُورِ، وَعَنِ الْحَنَفِيَّةِ تَفْسُدُ صَلَاةُ الرَّجُلِ دُونَ الْمَرْأَةِ، وَهُوَ عَجِيبٌ، وَفِي تَوْجِيهِهٖ تَعَسُّفٌ، حَيْثُ قَالَ قَائِلُهُمْ : دَلِيلُهٗ قَوْلُ ابْنِ مَسْعُودٍ : أَخِّرُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ أَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ، وَالْأَمْرُ لِلْوُجُوبِ، وَحَيْثُ ظَرْفُ مَكَانٍ، وَلَا مَكَانَ يَجِبُ تَأَخُّرُهُنَّ فِيهِ إِلَّا مَكَانَ الصَّلَاةِ، فَإِذَا حَاذَتِ الرَّجُلَ؛ فَسَدَتْ صَلَاةُ الرَّجُلِ، لِأَنَّهٗ تَرَكَ مَا أُمِرَ بِهٖ مِنْ تَأْخِيرِهَا، وَحِكَايَةُ هٰذَا تُغْنِي عَنْ تَكَلُّفِ جَوَابِهٖ، وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ، فَقَدْ ثَبَتَ النَّهْيُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْمَغْصُوبِ، وَأُمِرَ لَابِسُهٗ أَنْ يَنْزِعَهٗ، فَلَوْ خَالَفَ فَصَلّٰى فِيهِ وَلَمْ يَنْزِعْهُ؛ أَثِمَ وَأَجْزَأَتْهُ صَلَاتُهٗ، فَلِمَ لَا يُقَالُ فِي الرَّجُلِ الَّذِي حَاذَتْهُ الْمَرْأَةُ ذٰلِكَ؟

''عورت مردوں کے ساتھ صف میں کھڑی نہیں ہوگی، کیوں کہ اس میں فتنے کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



خدشہ ہے۔عورت اس حکم شرعی کی مخالفت کرے (اور مردوں کے برابر کھڑی ہو جائے)، تو جمہور اہل علم کے نزدیک اس کی نماز ہو جائے گی، احناف کہتے ہیں عورت کی نماز، تو ہو جائے گی، البتہ مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ یہ بہت عجیب فتویٰ ہے۔اس کی توجیہ میں بھی بعض لوگوں نے تکلف سے کام لیا ہے اور کہا ہے کہ ان کی دلیل ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان ہے کہ عورتوں کو پیچھے رکھو، جہاں اللہ تعالیٰ نے انہیں پیچھے رکھا ہے۔یہ حکم وجوب کے لیے ہے اور 'حیث' ظرفِ مکان ہے۔نماز کے علاوہ کوئی مقام ایسا نہیں، جہاں عورتوں کو پیچھے رکھنے کا حکم دیا گیا ہو۔ جب عورت مرد کے برابر کھڑی ہو جائے تو مرد کی نماز فاسد ہو جاتی ہے، کیوں کہ اس نے عورت کو پیچھے کرنے والے حکم پر عمل نہیں کیا۔اس فتوے کو نقل کر دینا ہی کافی ہے، چہ جائے کہ اس کا جواب دینے کی زحمت کی جائے۔ہم ایسی باتوں سے بچنے کے لیے اللہ کی مدد چاہتے ہیں۔غصب شدہ کپڑے میں نماز پڑھنا ممنوع ہے اور اسے کپڑے اتار دینے کا حکم ہے، لیکن اگر وہ اس حکم کی مخالفت میں اسی کپڑے میں نماز پڑھ لے تو گناہ ہو گا،مگر اس کی نماز ہو جائے گی۔ جب یہ ہے تو اس شخص کی نماز کو درست قرار کیوں نہیں دیا جاتا، جس کے برابر میں ایک عورت خود آ کر کھڑی ہو جائے؟'' (فتح الباري : 212/2)

جن مذاہب کے مطابق اس صورت میں نماز نہیں ہوتی، انہوں نے بھی اسے بعض مواقع پر جائز قرار دے رکھا ہے۔مثلاً:

مسجد حرام اور مسجد نبوی میں محاذات (عورتوں کے مردوں کے برابر ہونے) کے باوجود علما اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔

ملا علی قاری (م: 1014ھ) لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



لَا دَلَالَةَ فِيهِ عَلٰى إِبْطَالِ الصَّلَاةِ حَالَ الْمُحَاذَاةِ .

”اس میں محاذات کی صورت میں نماز کے باطل ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔“

(شرح النِّقاية : 204/1)

مفتی رضاء الحق صاحب، دار العلوم زکریا، جنوبی افریقا لکھتے ہیں :

”مفتی اعظم پاکستان، ہمارے استاذ محترم، حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب رحمہ اللہ بھی حرم میں محاذات کے باوجود نماز کی صحت کا فتوی دیتے تھے۔“

(فتاوی دار العلوم زکریا : 281/2)

**فائدہ :** سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے :

أَخِّرُوهُنَّ حَيْثُ أَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ .

”ان عورتوں کو پیچھے رکھو، جیسے اللہ نے انہیں پیچھے رکھا ہے۔“

(مصنّف عبد الرزّاق : 149/3، ح : 5115، صحيح ابن خُزَيمة : 1700، المُعجَم الكبير للطَّبَراني : 295/9، ح : 9484، 9485، المطالب العالية لابن حجر : 391)

سند سلیمان بن مہران اعمش کے عنعنہ کی وجہ سے ”ضعیف“ ہے۔ اس کا مرفوع ہونا بے اصل ہے :

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

اَلْخَبَرُ مَوْقُوفٌ غَيْرُ مُسْنَدٍ .

”یہ حدیث موقوف ہے، مرفوع نہیں۔“ (صحيح ابن خزيمة، تحت الحديث : 1700)

علامہ زیلعی لکھتے ہیں :

حَدِيثٌ غَرِيبٌ مَرْفُوعًا .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



”اس حدیث کا مرفوع ہونا تعجب خیز ہے۔“(نصب الراية : 36/2)

علامہ ابن ہمام لکھتے ہیں :

لَمْ يَثْبُتْ رَفْعُهُ فَضْلًا عَنْ كَوْنِهِ مِنَ الْمَشَاهِيرِ .

”اس کا مشہور ہونا تو درکنار، مرفوع ہونا بھی ثابت نہیں۔“

(فتح القدير :360/1)

علامہ عینی حنفی لکھتے ہیں :

هٰذَا غَيْرُ مَرْفُوعٍ .

”یہ حدیث مرفوع نہیں۔“(البِناية في شرح الهِداية : 342/2)

## عورت بطور امام صف کے درمیان :

عورت خواتین کی امامت کروائے، تو صف کے درمیان کھڑی ہوگی۔

ریطہ حنفیہ رحمہا اللہ بیان کرتی ہیں :

أَمَّتْنَا عَائِشَةُ فَقَامَتْ بَيْنَهُنَّ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ .

”ہمیں عائشہ رضی اللہ عنہا نے صف کے درمیان کھڑے ہو کر فرض نماز کی امامت کرائی۔“

(سنن الدّارقطني : 1507، وسندهٗ صحيحٌ)

حافظ نووی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ”صحیح“ کہا ہے۔

(خُلاصة الأحكام : 680/2)

## اکیلی عورت صف ہے:

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

صَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيمٌ فِي بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



وَأُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا .

”میں اور ایک لڑکے نے ہمارے گھر میں نبی اکرم ﷺ کی اقتدا میں نماز ادا کی، میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے کھڑی تھیں۔“

(صحيح البخاري : 727، صحيح مسلم : 658)

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهٖ وَبِأُمِّهٖ، أَوْ خَالَتِهٖ، قَالَ : فَأَقَامَنِي عَنْ يَّمِينِهٖ، وَأَقَامَ الْمَرْأَةَ خَلْفَنَا .

”رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور میری والدہ یا خالہ کو نماز پڑھائی۔ آپ ﷺ نے مجھے دائیں جانب، جب کہ عورت کو پیچھے کھڑا کیا۔“

(صحيح مسلم : 660)

❀ ایک روایت ہے :

صَلّٰى بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِامْرَأَةٍ مِّنْ أَهْلِي، فَأَقَامَنِي عَنْ يَّمِينِهٖ، وَالْمَرْأَةُ خَلْفَنَا .

”رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور میرے گھر کی ایک عورت کو نماز پڑھائی۔ آپ ﷺ نے مجھے دائیں جانب اور عورت کو پیچھے کھڑا کیا۔“

(مسند الإمام أحمد : 302/1، سنن النّسائي : 805، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ (۱۵۳۷) اور امام ابن حبان (۲۲۰۴) نے ”صحیح“ کہا ہے۔

تنبیہ: ان احادیث کو مختلف واقعات پر محمول کیا جائے گا۔

❀ عبداللہ بن ابی طلحہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



إِنَّ أَبَا طَلْحَةَ دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى عُمَيْرِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حِينَ تُوُفِّيَ، فَأَتَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ فِي مَنْزِلِهِمْ، فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ وَرَاءَهُ، وَأُمُّ سُلَيْمٍ وَّرَاءَ أَبِي طَلْحَةَ، وَلَمْ يَكُنْ مَّعَهُمْ غَيْرُهُمْ.

''سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے عمیر فوت ہوئے، تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان کے گھر میں عمیر کی نماز جنازہ پڑھائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے ہوئے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور اِم سلیم رضی اللہ عنہا اپنے خاوند ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑی ہوئیں۔ وہاں ان کے سوا کوئی اور نہیں تھا۔''

(شرح مَعاني الآثار للطّحاوي: 508/1، المستدرك للحاكم: 365/1، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ نے ''بخاری ومسلم رحمہما اللہ کی شرط پر صحیح'' کہا ہے اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

❀ سیدنا ابو اُسید رضی اللہ عنہ کے مولیٰ، ابوسعید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً، فَكَانَ عِنْدِي لَيْلَةَ زِفَافِ امْرَأَتِي نَفَرٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ أَرَادَ أَبُو ذَرٍّ أَنْ يَّتَقَدَّمَ فَيُصَلِّيَ، فَجَبَذَهٗ حُذَيْفَةُ، وَقَالَ: رَبُّ الْبَيْتِ أَحَقُّ بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ لِأَبِي مَسْعُودٍ: أَكَذٰلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَتَقَدَّمْتُ، فَصَلَّيْتُ بِهِمْ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ عَبْدٌ، وَأَمَرَانِي إِذَا أَتَيْتُ بِامْرَأَتِي أَنْ أُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، وَأَنْ تُصَلِّيَ خَلْفِي إِنْ فَعَلَتْ.

''میں نے شادی کی۔ رُخصتی کی رات میرے پاس بہت سے صحابہ موجود تھے۔ نماز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کا وقت آیا، تو سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ کی امامت کروانا چاہی، لیکن سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں کھینچ لیا اور فرمایا: گھر والا نماز پڑھانے کا زیادہ مستحق ہے۔ پھر انہوں نے سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا ایسے ہی ہے؟ فرمایا: جی ہاں! ابوسعید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی، حالانکہ میں اس وقت غلام تھا۔ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ اورسیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا کہ جب میں اپنی بیوی کے پاس جاؤں، تو دو رکعت ادا کروں اور اگر اس نے بھی پڑھنی ہوں، تو میرے پیچھے نماز پڑھ لے۔“

(الأوسط لابن المنذر: 156/4، وسندهٗ حسنٌ؛ مصنّف ابن أبي شيبة: 217/2 مختصرًا)

## ایک مرد اور ایک عورت کی نماز:

ایک مرد کے ساتھ بیوی یا کوئی محرم عورت ہو، تو مرد آگے اور عورت پیچھے کھڑی ہو گی، اکیلی عورت کا صف بنانا امت کے اجماع سے ثابت ہے۔

❀ عبداللہ بن ابی طلحہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ أَبَا طَلْحَةَ دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى عُمَيْرِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حِينَ تُوُفِّيَ، فَأَتَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ فِي مَنْزِلِهِمْ، فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ وَرَاءَهٗ، وَأُمُّ سُلَيْمٍ وَّرَاءَ أَبِي طَلْحَةَ، وَلَمْ يَكُنْ مَّعَهُمْ غَيْرُهُمْ.

”سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے عمیر فوت ہوئے، تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان کے گھر میں عمیر کی نماز جنازہ پڑھائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے ہوئے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے اور ام سلیم رضی اللہ عنہا اپنے خاوند ابو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



طلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑی ہوئیں۔ وہاں ان کے سوا کوئی اور نہیں تھا۔"

(شرح مَعاني الآثار للطّحاوي :508/1، المستدرك للحاكم :365/1، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ نے "صحیح بخاری و مسلم رحمہما اللہ کی شرط پر صحیح" کہا ہے اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

صف بندی کا یہ طریقہ نماز جنازہ کے ساتھ خاص ہے کہ امام کے پیچھے مرد اکیلا کھڑا ہو سکتا ہے، جبکہ عام نمازوں میں صف کے پیچھے اکیلے مرد کی نماز نہیں ہوتی۔

❀ سیدنا ابو اُسید رضی اللہ عنہ کے مولیٰ، ابو سعید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً، فَكَانَ عِنْدِي لَيْلَةَ زِفَافِ امْرَأَتِي نَفَرٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ أَرَادَ أَبُو ذَرٍّ أَنْ يَّتَقَدَّمَ فَيُصَلِّيَ، فَجَبَذَهٗ حُذَيْفَةُ، وَقَالَ : رَبُّ الْبَيْتِ أَحَقُّ بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ لِأَبِي مَسْعُودٍ : أَكَذٰلِكَ؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ : فَتَقَدَّمْتُ، فَصَلَّيْتُ بِهِمْ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ عَبْدٌ، وَأَمَرَانِي إِذَا أَتَيْتُ بِامْرَأَتِي أَنْ أُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، وَأَنْ تُصَلِّيَ خَلْفِي إِنْ فَعَلَتْ .

"میں نے شادی کی۔ رُخصتی کی رات میرے پاس بہت سے صحابہ موجود تھے۔ نماز کا وقت آیا، تو ابو ذر رضی اللہ عنہ نے امامت کروانا چاہی، لیکن حذیفہ رضی اللہ عنہ نے انہیں کھینچ لیا اور فرمایا: گھر والا نماز پڑھانے کا زیادہ مستحق ہے۔ پھر انہوں نے ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا ایسے ہی ہے؟ فرمایا: جی ہاں! ابو سعید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آگے بڑھ کر نماز پڑھائی، حالانکہ میں اس وقت غلام تھا۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ اور حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا کہ جب میں اپنی بیوی کے پاس جاؤں، تو دو رکعت ادا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کروں اور اگر اس نے بھی پڑھنی ہوں، تو میرے پیچھے نماز پڑھ لے۔''

(الأوسط لابن المنذر : 156/4، وسندهٗ حسنٌ؛ مصنّف ابن أبي شيبة : 217/2 مختصرًا)

## ایک مرد، ایک بچے اور ایک عورت کی صف:

بچہ مرد کے دائیں جانب اور عورت ان دونوں کے پیچھے اکیلی کھڑی ہوگی:

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهٖ وَبِأُمِّهٖ، أَوْ خَالَتِهٖ، قَالَ: فَأَقَامَنِي عَنْ يَّمِينِهٖ، وَأَقَامَ الْمَرْأَةَ خَلْفَنَا.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور میری والدہ یا خالہ کو نماز پڑھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کیا، عورت کو پیچھے کھڑا کیا۔''

(صحيح مسلم : 660)

❀ ایک روایت میں ہے:

صَلّٰى بِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِامْرَأَةٍ مِّنْ أَهْلِي، فَأَقَامَنِي عَنْ يَّمِينِهٖ، وَالْمَرْأَةُ خَلْفَنَا.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور میرے گھر کی ایک عورت کو نماز پڑھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دائیں جانب کھڑا کیا، جب کہ عورت ہمارے پیچھے تھی۔''

(مسند الإمام أحمد : 302/1، سنن النّسائي : 805، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ (۱۵۳۷) اور امام ابن حبان رحمہما اللہ (۲۲۰۴) نے صحیح کہا ہے۔

نوٹ: صف میں گنجائش ہو تو بچے بھی مردوں کے ساتھ کھڑے ہو سکتے ہیں:

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



صَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيمٌ فِي بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا.

”میں اور ایک لڑکے نے ہمارے گھر میں رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ میری والدہ امِ سلیم رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے کھڑی تھیں۔“

(صحيح البخاري : 727، صحيح مسلم : 658)

اگر بچے سمجھ دار ہوں، نماز اور طریقہ نماز جانتے ہوں، پاکی و ناپاکی کی تمیز رکھتے ہوں، تو وہ مردوں کے ساتھ کھڑے ہو سکتے ہیں۔

بعض لوگ چھوٹے اور ناسمجھ بچوں کو جنھوں نے وضو بھی نہیں کیا ہوتا، صف میں کھڑا کر لیتے ہیں۔ یہ بالکل درست نہیں۔ اس سے امام کی نماز پر برا اثر پڑتا ہے۔

## مرد کی اقتدا میں صرف عورتوں کی نماز :

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا : اللہ کے رسول! آج رات میں نے ایک کام کیا ہے، فرمایا : اُبی! وہ کیا؟ عرض کیا : مستورات خانہ کا کہنا تھا کہ ہم قرآن پڑھنا نہیں جانتی، سو آپ ہمیں قیام کروا دیں :

صَلَّيْتُ بِهِنَّ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ أَوْتَرْتُ، قَالَ : فَكَانَ شِبْهَ الرِّضَا، وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا.

”میں نے انہیں آٹھ تراویح پڑھائیں، پھر وتر پڑھائے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ خاموش رہے، گویا رضا مندی ظاہر کی۔“

(مسند أبي يعلى : 362/2، زوائد مسند أحمد : 115/5، المُعجَم الأوسط للطَّبَراني : 141/4، قيام اللَّيل للمَروزي : 217، وسندهٗ حسنٌ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۲۵۵۰) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔(مَجمع الزّوائد: 74/2)

## تین مردوں کی جماعت:

دو مقتدی ہوں، تو امام ان کے آگے کھڑا ہوگا:

❁ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

ثُمَّ جِئْتُ حَتّٰى قُمْتُ عَنْ يَّسَارِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَ بِيَدِي، فَأَدَارَنِي حَتّٰى أَقَامَنِي عَنْ يَّمِينِهٖ، ثُمَّ جَاءَ جَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ جَاءَ فَقَامَ عَنْ يَّسَارِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْنَا جَمِيعًا، فَدَفَعَنَا حَتّٰى أَقَامَنَا خَلْفَهٗ.

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں تھے۔ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ہی میں مجھے ہاتھ سے پکڑا اور پیچھے سے گھماتے ہوئے دائیں جانب کھڑا کر دیا۔ اس کے بعد جبار بن صخر رضی اللہ عنہ آئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب کھڑے ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم دونوں کو پکڑ پچھلی صف میں کر دیا۔''

(صحیح مسلم: 3010)

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

صَلَّيْتُ أَنَا وَيَتِيمٌ فِي بَيْتِنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأُمِّي أُمُّ سُلَيْمٍ خَلْفَنَا.

''میں اور ایک لڑکے نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں اپنے گھر میں نماز ادا کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا ہمارے پیچھے کھڑی تھیں۔“

(صحیح البخاري : 727، صحیح مسلم : 658)

❀ سیدنا عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں :

قَامَ، فَصَفَفْنَا خَلْفَهُ، ثُمَّ سَلَّمَ وَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ .

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے صف بنائی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا، تو ہم نے بھی سلام پھیرا۔“

(صحیح البخاري : 840، صحیح مسلم : 33)

❀ حافظ نووی رحمہ اللہ (676ھ) لکھتے ہیں :

أَجْمَعُوا إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً أَنَّهُمْ يَقِفُونَ وَرَاءَهُ، وَأَمَّا الْوَاحِدُ؛ فَيَقِفُ عَنْ يَمِينِ الْإِمَامِ عِنْدَ الْعُلَمَاءِ كَافَّةً، وَنَقَلَ جَمَاعَةٌ الْإِجْمَاعَ فِيهِ .

”اہل علم کا اجماع ہے کہ جب تین نمازی ہوں گے، تو دو امام کے پیچھے کھڑے ہوں گے، لیکن اگر مقتدی ایک ہوگا، تو وہ تمام علما کے نزدیک امام کی دائیں جانب ہی کھڑا ہوگا۔ اہل علم کی ایک جماعت نے اس پر اجماع نقل کیا ہے۔“

(شرح صحیح مسلم : 16/5)

**تنبیہ :** علقمہ اور اسود رحمہما اللہ بیان کرتے ہیں :

إِنَّهُمَا دَخَلَا عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ، فَقَالَ : أَصَلّٰى مَنْ خَلْفَكُمْ؟ قَالَ : نَعَمْ، فَقَامَ بَيْنَهُمَا، وَجَعَلَ أَحَدَهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ شِمَالِهِ .

”وہ دونوں سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا : کیا آپ کے پیچھے والوں نے نماز پڑھ لی ہے؟ عرض کیا : جی ہاں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان دونوں کے درمیان کھڑے ہو گئے، ایک کو دائیں اور دوسرے کو بائیں جانب کھڑا کر لیا۔‘‘(صحیح مسلم : 534)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا تھا، اسود رحمہ اللہ کہتے ہیں :

ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى بَيْنِي وَبَيْنَهٗ، ثُمَّ قَالَ : هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ .

’’سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے میرے اور علقمہ کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھائی۔فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔‘‘

(سنن أبي داوٗد : 613، سنن النّسائي : 800، وسندهٗ حسنٌ)

لیکن یہ حدیث منسوخ ہے، ناسخ احادیث ہم ذکر کر چکے ہیں،عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اس کا نسخ معلوم نہ ہو سکا۔یہی وجہ ہے کہ امت کا اجماع ناسخ احادیث پر عمل کی صورت میں ہوا۔

## مقتدی کب کھڑے ہوں؟ :

مقتدی کب کھڑے ہوں؟اس مسئلہ میں وسعت ہے،

① امام کے آنے کا یقین ہو،تو پہلے بھی کھڑا ہوا جا سکتا ہے۔

② قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے الفاظ سن کر کھڑا ہو سکتا ہے۔

③ اقامت مکمل ہونے کے بعد بھی کھڑا ہونا درست ہے۔

❀ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ؛ فَلَا تَقُومُوا حَتّٰى تَرَوْنِي» .

’’اقامت کہہ دی جائے،تو مجھے دیکھے بغیر کھڑے نہ ہوں۔‘‘

(صحیح البخاري : 637، صحیح مسلم : 604)

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com



❁ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ إِذَا دَحَضَتْ، فَلَا يُقِيمُ حَتّٰى يَخْرُجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا خَرَجَ؛ أَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ يَرَاهُ.

''سورج ڈھلتا تو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ ظہر کی اذان کہتے، جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لاتے، آپ رضی اللہ عنہ اقامت نہ کہتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلتے، تو آپ کو دیکھتے ہی بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہہ دیتے۔''

(صحيح مسلم: 606)

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے انتظار میں رہتے۔ جوں ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم آتے دکھائی دیتے، سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اقامت کہہ دیتے۔ جو لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیتے، وہ بھی کھڑے ہو جاتے، یوں دونوں حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے۔

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ تُقَامُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَيَأْخُذُ النَّاسُ مَصَافَّهُمْ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامَهٗ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نماز کی اقامت کہہ دی جاتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے سے پہلے ہی لوگ صفوں میں کھڑے ہو جاتے۔''

(صحيح البخاري: 639، صحيح مسلم: 605، واللّفظ لهٗ)

ایسا تو بیان جواز یا عذر کی بنا پر کبھی کبھار ہو جاتا ہوگا۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

يُجْمَعُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ حَدِيث أَبِي قَتَادَةَ بِأَنَّ ذٰلِكَ رُبَّمَا وَقَعَ لِبَيَانِ الْجَوَازِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



”اس حدیث اور سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ حدیث میں تطبیق یہ ہے کہ ایسا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھار بیان جواز کے لیے کیا۔“

(فتح الباري : 120/2)

## نماز جنازہ کی صفیں:

فرض نماز کی طرح نماز جنازہ میں بھی صفوں کا اہتمام ضروری ہے۔ نماز جنازہ میں طاق یا جفت صفیں بنائی جا سکتی ہیں۔

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَى النَّجَاشِيِّ، فَكُنْتُ فِي الصَّفِّ الثَّانِي أَوِ الثَّالِثِ.

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی رحمہ اللہ کی نماز جنازہ ادا کی۔ میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔“(صحيح البخاري : 1317، صحيح مسلم : 952)

امام بخاری رحمہ اللہ نے باب قائم کیا ہے:

بَابُ مَنْ صَفَّ صَفَّيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً عَلَى الْجِنَازَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ.

”نمازِ جنازہ میں امام کے پیچھے دو یا تین صفیں بنانے کا بیان۔“

کم از کم تین صفیں بنانا باعث اجر وثواب اور افضل ہے۔

❁ سیدنا مالک بن ہبیرہ سکونی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ إِذَا أُتِيَ بِالْجِنَازَةِ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهَا ـــ فَتَقَالَّ أَهْلَهَا؛ جَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوفٍ، ثُمَّ يُصَلِّي عَلَيْهَا، وَيَقُولُ : إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «مَا صُفَّ صُفُوفٌ ثَلَاثَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ عَلٰى جِنَازَةٍ؛

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



إِلَّا وَجَبَتْ».

''کسی میت کا جنازہ لایا جاتا اور آپ ﷛ لوگوں کی تعداد کم خیال کرتے، تو انہیں تین صفوں میں تقسیم کر دیتے، پھر جنازہ پڑھا کر کہتے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کے جنازے پر تین صفیں بنائی جائیں، اس پر جنت واجب ہے۔''

(مسند الإمام أحمد: 79/4؛ سنن أبي داوٗد: 3166؛ سنن الترمذي: 1049؛ سنن ابن ماجه: 1490؛ مسند الرؤياني: 1537، واللفظ لهٗ، وسندهٗ حسنٌ)

محمد بن اسحاق بن یسار نے مسند رؤیانی میں سماع کی تصریح کر رکھی ہے۔

امام ترمذی اور حافظ نووی ﷭ (المَجموع: ۲۱۲/۵) نے اس حدیث کو ''حسن'' اور امام حاکم ﷫ (۳۶۱/۱) نے مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی ﷫ نے موافقت کی ہے۔

❀ حافظ ابن حجر ﷫ لکھتے ہیں:

قَالَ الطَّبَرِيُّ: يَنْبَغِي لِأَهْلِ الْمَيِّت إِذَا لَمْ يَخْشَوْا عَلَيْهِ التَّغَيُّرَ أَنْ يَّنْتَظِرُوا بِهِ اجْتِمَاعَ قَوْمٍ يَّقُومُ مِنْهُمْ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ لِّهٰذَا الْحَدِيثِ.

''امام طبری ﷫ فرماتے ہیں: میت کے گھر والوں کو چاہیے کہ اگر انہیں میت کے تعفن زدہ ہونے کا خطرہ نہ ہو، تو وہ اس حدیث کی وجہ سے اتنے لوگوں کے جمع ہونے کا انتظار کریں، جن سے تین صفیں بن جائیں۔''

(فتح الباري: 187/3)

جس قدر اہل علم، اہل تقویٰ اور صالحین زیادہ ہوں گے، خلوص کے ساتھ دُعا کریں گے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اس قدر میت کو فائدہ اور اجر وثواب بھی زیادہ ہوگا۔

قبر پر نماز جنازہ ادا کرتے وقت بھی اسی مسئلہ کو پیش نظر رکھا جائے گا، کیوں کہ حاضر میت اور قبر پر نماز جنازہ کا ایک ہی حکم ہے۔

## فائدہ :

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے (مصنف عبد الرزاق : 6587) منقول ہے کہ نمازِ جنازہ میں صفوں کا اہتمام ضروری نہیں، لیکن یہ قول عبد الرزاق رحمہ اللہ کے عنعنہ کی بنا پر ضعیف ہے۔

## جنازہ میں صرف دو مرد ہوں، تو؟ :

اگر نماز جنازہ میں صرف دو مرد ہوں، تو امام آگے اور متقدی اکیلا پیچھے کھڑا ہوگا۔

❀ عبداللہ بن ابی طلحہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ أَبَا طَلْحَةَ دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى عُمَيْرِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ حِينَ تُوُفِّيَ، فَأَتَاهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَصَلّٰى عَلَيْهِ فِي مَنْزِلِهِمْ، فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ وَرَاءَهُ، وَأُمُّ سُلَيْمٍ وَّرَاءَ أَبِي طَلْحَةَ، وَلَمْ يَكُنْ مَّعَهُمْ غَيْرُهُمْ.

”سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے عمیر فوت ہوئے، تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان کے گھر میں عمیر کی نماز جنازہ پڑھائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے ہوئے، ابوطلحہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور امِ سلیم رضی اللہ عنہا اپنے خاوند ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے کھڑی ہوئیں۔ وہاں ان کے سوا کوئی اور نہیں تھا۔“

(شرح معاني الآثار للطحاوي : 508/1، المستدرك للحاكم : 365/1، وسندهٔ صحيحٌ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

اس حدیث کو امام حاکم نے ''صحیح بخاری ومسلم کی شرط پر صحیح'' کہا ہے اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

## حالت قیام میں چار انگلیوں کا فاصلہ؟ :

حالت قیام میں دونوں پاؤں کے درمیان چار انگلی کا فاصلہ رکھنا بدعت ہے، شریعت اسلامیہ میں اس پر کوئی دلیل نہیں۔

صفوں کی دُرستی کی تاکید آئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی تعلیم اور صحابہ کرام کے فہم وعمل کی پیروی تب ہی ممکن ہے، جب صف میں کھڑا ہر نمازی اپنے کندھوں کے برابر پاؤں کو کھولے، لیکن اگر ایک نمازی اپنے دونوں پاؤں کا درمیانی فاصلہ چار انگلی کے برابر رکھے گا، تو ساتھ والے کے پاؤں کے ساتھ پاؤں ملانا ممکن ہی نہیں رہے گا۔

فقہ حنفی کی معتبر ترین کتابوں میں لکھا ہے:

يُسَنُّ تَفْرِيجُ الْقَدَمَيْنِ فِي الْقِيَامِ قَدْرَ أَرْبَعِ أَصَابِعَ .

''حالتِ قیام میں دونوں قدموں میں چار انگلی کا فاصلہ رکھنا مسنون ہے۔''

(مَراقي الفلاح، ص 262، ردّ المحتار :444/1، فتاویٰ عالمگیری :73/1، نور الإيضاح، ص 56، تبيين الحقائق :114/1، امداد الأحكام :466/1)

**الحاصل :** یہ کہنا کہ حالت قیام میں مردوں اور عورتوں کے لیے مناسب یہ ہے کہ دونوں قدموں کے درمیان بقدر چار انگشت فاصلہ رکھیں، بے بنیاد بات ہے۔ یہ فتویٰ نبی ﷺ کی صحیح احادیث، صحابہ کرام کے اجماعی تعامل اور فہم سلف کی مخالفت پر مبنی ہے۔